نام کتاب : فضائل خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

مؤلف : امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : مولانا ابوالضیاء محمد فرحان قادری

تعداد : 2100

سن اشاعت : محرم الحرام 1428 ہجری

جنوری 2007ء

مفت سلسلہ اشاعت : 153

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

نوٹ : جن حضرات نے سن 2007ء کے لئے ممبر شپ فیس روانہ نہیں کی، وہ جلد از جلد فیس روانہ کر دیں، اس کے بعد صرف ان حضرات کو کتاب روانہ کی جائے گی جنہوں نے نئے سال کے لئے فیس ادا کر دی ہے۔

فضائلِ خلفائے راشدین

اردو ترجمہ (مع تقدیم وخاتمہ)

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ
الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ
اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
اربعین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ، تخریج، تقدیم وخاتمہ از

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

پیشکش دار احیاء العلوم

ناشر جمعیت اِشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی۔

اداریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى إِحْسَانِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

زیرِ نظر کتاب، حضرت علامہ مولانا امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ کی مرتب کردہ "اربعین جو خلیفہ اوّل وثانی کے فضائل میں ہیں، کا ترجمہ مع تخریج احادیث از فاضل نوجوان علامہ محمد فرحان سَلَّمَہُ الرَّحْمٰن ہے۔ تقدیم میں مترجم نے خلیفہ اول وثانی شیخینِ کریمین (سیدنا صدیق وعمر رضی اللہ عنہما) خاتمہ کتاب میں خلیفہ ثالث ورابع (سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما) کے مختصر اُحالاتِ زندگی نقل کئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سب سے اپنی رِضا کے کام لیتا رہے۔ آمین۔

خلیفہ اول صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے دنیا میں وزیر رہے، بلا تردد ایمان لانے والے اولین لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، معراج کی تصدیق فرمائی، آپ سے ۱۴۲/ احادیث کتبِ صحاح میں مروی ہیں۔ بڑے جواد، کریم، أفصح، أبلغ، أعلم، أقرء وأشجع القوم اور مرجع خاص وعام رہے۔ کئی آیات آپ کی شان میں نازل ہوئیں۔ ﴿وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾، ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰى﴾ الآیۃ وغیرہ آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے دوسرے وزیر جن کے اِسلام سے دین کو قوت ملی، آپ کو دیکھتے ہی شیطان اپنا رستہ بدل لیتا ہے، آپ کی رائے کی موافقت پر آیات نازل ہوئیں، آپ کی زبان پر حق جاری فرمایا گیا اور اس پر فرشتے گفتگو کرتے ہیں۔ یقیناً سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت، حضور علیہ السلام سے محبت ہے۔

خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے میں "تبیراء" سے معروف، جامع القرآن، ذو النورین، پیکرِ شرم وحیا، مسائلِ حج زیادہ جاننے والے، جنت میں حضور کے رفیق، اوّل ہجرتِ حبشہ بمعہ اہل وعیال کرنے والے، مظلوم شہید کئے جانے والی شخصیت ہیں۔

خلیفہ رابع حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے قریب نو برس کی عمر میں اسلام قبول کیا، ابوتراب وابوالحسن کنیت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے زوج، پنجتن پاک میں سے ایک، بابِ مدینۃ العلم، فاتحِ خیبر، سب سے اچھے فیصلہ فرمانے والے، تقسیمِ حصص وفرائض (میراث) کے بڑے عالم اور ایک روایت کے مطابق آپ کی شان میں ۳۰۰/ آیات نازل ہوئیں۔

خلفاءِ اربعہ ودیگر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اِقتداء کرکے ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

الحمد للہ جمعیت اِشاعت اہلسنّت کی مفت اِشاعت نمبر ۱۵۳ ہے اللہ تعالیٰ اس کی اِشاعت قبول فرمائے۔ آمین۔

الفقیر۔ محمد مختار اشرفی

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

حدیث شریف

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا اپنے بھائی کے لئے مُسکرانا بھی صدقہ ہے، نیکی کی دعوت دینا بھی صدقہ ہے، بُرائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کی راہ نمائی کرنا بھی صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر کانٹا ہڈی کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، اپنے ڈول (برتن) سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے۔
(سنن ترمذی: ۱۹۵۶)

مفتی منیب الرحمٰن
صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
چیرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان
مہتمم دار العلوم نعیمیہ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حوالہ نمبر ________
تاریخ ________

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین
سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہٖ اجمعین

زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ شیخین رضی اللہ عنہما''، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو رسالوں "الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ" اور "الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ" کا ترجمہ ہے، مترجم نے تخریج وتحقیق بھی کی ہے، جو ایک گراں قدر کاوش ہے۔ میں اپنی مصروفیات کے باعث کتاب مکمل تو نہیں پڑھ سکا، البتہ بعض مقامات دیکھے، ماشاء اللہ خوب ہے۔

وقت کی کمی کی وجہ سے صرف دُعا پر اختصار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مترجم مولانا محمد فرحان قادری زید مجدہٗ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے مترجم، ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعثِ نجات وشفاعت فرمائے اور اسے عام مسلمانوں کے لئے نافع اور فیض رساں بنائے۔

آمین یارب العالمین! بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

8، اکتوبر 2006ء

﴿مفتی منیب الرحمٰن﴾
مہتمم دار العلوم نعیمیہ، کراچی
صدر: تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
چیرمین: مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان

مرکزی دفتر
تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
نعیمیہ اسٹریٹ، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور
Ph : 042-6372499, Fax: 042-6372029

رابطہ دفتر
دار العلوم نعیمیہ
بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی
Ph : 92 21 6314508 Fax:92 21 6376888
www.naeemia.com mufti@naeemia.com

تقریظِ مبارک

(اُستاذِ محترم) حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی** صاحب مدظلہ

رئیس دارالاِفتاء جمعیت اِشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

زیرِ نظر کتاب امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کے دو رسالوں کا مجموعہ ہے جس کا اُردو ترجمہ مولانا محمد فرحان قادری زِیْدَ عِلْمُہٗ نے کیا ہے اور بڑی محنت سے احادیثِ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کی تخریج کی ہے اور شیخینِ کریمین رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب تو امام سیوطی علیہ الرحمہ کے رسائل میں مذکور احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے، موصوف نے تقدیم میں شیخین رضی اللہ عنہما کے اَنساب وحالات اور فرمودات کے معتمد ومعتبر کتب کے حوالے سے ذکر کیا اور پھر کتبِ احادیث اور کتبِ تواریخ کے حوالے سے سیدنا عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے حالات اور فضائل بھی تحریر کئے۔ یقیناً یہ موصوف کی گراں قدر کاوش ہے اور ان کے علمی ذوق کی بیّن دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

میں نے موصوف کے ترجمہ وتخریج اور تقدیم وخاتمہ کو مکمل پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی کاوش ہے۔ میری دعا ہے اللہ ﷻ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے جان نثاروں کے صدقے مولانا محمد فرحان زِیْدَ مَجْدُہٗ کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعثِ نجات فرمائے اور اہلِ اسلام کے لئے نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ۔

فقط

(مفتی) محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الافتاء: جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اما بعد! زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ شیخین رضی اللہ عنہما'' دراصل امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے دو رسالوں اَلرَّوْضُ الْأَنِيْقُ فِي فَضْلِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ اور اَلْغُرَرُ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کا اُردو ترجمہ مع تخریجِ احادیث ہے۔ تقدیم میں شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ساتھ ہی ساتھ مصنفِ کتاب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات بھی رقم کئے ہیں۔

دونوں رسالوں کے تراجم کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ پر اُردو میں احادیث کی تخریج بھی لکھی گئی ہے نیز ترجمہ کے بعد دونوں رسالوں کے اصل متن بھی شاملِ کتاب ہیں جن کے حاشیہ پر عربی تخریج موجود ہے۔ متن کے اختتام پر احادیث کی متون اور رجال کے اعتبار سے فہرست بھی شامل ہے۔

فہارس کے بعد خاتمۂ کتاب میں خلیفۂ ثالث حضرت سیدنا عثمان بن عفان اور خلیفۂ رابع حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات بھی ضمناً وتبرکاً ذکر کئے گئے ہیں۔

اور سب سے آخر میں اُن کتب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے تخریجِ احادیث میں استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

یہ ایڈیشن چونکہ ''جمعیت اِشاعت اہلسنّت'' کے مفت سلسلۂ اشاعت سے نشر ہورہا ہے، لہٰذا انہوں نے کتاب کا نام ''فضائلِ خلفائے راشدین'' منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمتِ اقدس میں جو نذرانہ پیش کر رہا ہوں، اسے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل قبول فرمائے۔ اسے بالخصوص میرے، میرے والدین، میرے شیخِ طریقت قبلہ امیرِ اہلسنّت اور میرے تمام اساتذہ و متعلقین، جمعیت اِشاعت اہلسنّت پاکستان، کے جمیع اراکین ومعاونین اور بالعموم تمام مسلمانوں کے حق میں ذریعہ بخشش ونجات بنائے۔

آمین بجاہِ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد فرحان قادری عطاری عفی عنہ
دارُ احیاء العُلوم
P.O. Box # 4949, Karachi-74000
Email: qadri26@cyber.net.pk

سعادتِ انتساب

.... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

.... کے خلفائے راشدین کے نام

.... کہ جن کے متعلق فرمانِ رسول ﷺ ہے:

.... عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ
(مشكل الآثار للطحاوي:٩٩٨)

.... تم پر میری سنت لازم ہے

.... اور میرے بعد میرے رشد وہدایت کے پیکر خلفاء کی سنت بھی

تقدیم

فصل اوّل

تذکرۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

آپ کا اسمِ گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفۂ اول، افضل البشر بعد الانبیاء (علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام) کا نام نامی اسمِ گرامی عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب ابن سعید بن تیم بن مُرّہ بن کعب بن لوئی قرشی تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپ کا نسب شریف سرکار نامدار ﷺ سے مُرہ بن کعب پر جا کر ملتا ہے۔ آپ کو ابوبکر بن ابی قُحافہ بھی کہا جاتا ہے۔ ابوقحافہ آپ کے والد حضرت عثمان کی کنیت ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام اُمُّ الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ ہے۔ اور یہ آپ کے والد ابو قُحافہ کی چچازاد ہیں۔

فضیلتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ:

آپ کے فضائل میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں ان میں بر سبیلِ اختصار چار آیات نقل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے:

(۱) وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
[الزمر: ۳۹/۳۳]

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں (کنزالایمان)

ان کی تصدیق کی، "یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین" (خزائن العرفان)

(۲) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا الأية [التوبة: ۹/۴۰]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے اُنہیں باہر تشریف لیجانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (کنزالایمان)

"مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا"۔ (تفسیر خزائن العرفان)

(۳) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ الأية [الاحزاب: ۳۳/۴۳]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے (کنزالایمان)

"شانِ نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپکو اللہ تعالیٰ کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپکے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" (تفسیر خزائن العرفان)۔

(۴) وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ [اللیل: ۹۲/۱۷۔۱۸]

ترجمہ: اور بہت اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو (کنزالایمان)

''شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا انپر کوئی احسان ہوگا جوانہوں نے اتنی گراں قیمت دیکر خریدا اور آزاد کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں احادیثِ مبارکہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں نے، پھر فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی؟ تو ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، تم میں سے کس نے کسی مریض کی عیادت کی؟ ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں نے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب من جمع الصدقة وأعمال البر: ١٠٢٨)

(۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ نفع نہ پہنچایا جو ابوبکر کے مال نے پہنچایا۔ (سنن الترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب مناقب أبي بكر الصديق ؓ: ٣٥٩٤)

(۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین حراء پر تھے کہ ایک چٹان ہلی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور شہید ہیں۔ (صحيح مسلم: ٢٤١٧)

آپ کی ازواج:

زمانۂ جاہلیت میں آپ ؓ نے قتیلہ بنت سعد سے شادی کی جن سے حضرت عبداللہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ ؓ طائف کے روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ان کا وصال ان کے والدِ ماجد کے دورِ خلافت میں ہوا۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اسلام کی بہادر عورتوں سے ہیں آپ کا نکاح حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت زبیر بن العوام ؓ سے مکہ مکرمہ میں ہوا پھر حضرت زبیر ؓ نے انہیں طلاق دے دی اور آپ اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہنے لگیں پھر حضرت عبداللہ ؓ مکہ میں شہید کردیئے گئے۔ آپ نے سو سالہ زندگی گزاری یہاں تک کہ آپ کی بینائی جاتی رہی بعد ازاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوگیا۔

زمانۂ جاہلیت میں صدیقِ اکبر ؓ نے امِ رومان سے بھی شادی کی، جن سے حضرت عبدالرحمٰن ؓ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا

ہوئے۔ حضرت امِ رومان رضی اللہ عنہا ہجرت کے چھٹے سال سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ظاہری حیاتِ طیبہ ہی میں وصال کرگئیں نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف بھی لائے اور آپ کے لئے استغفار کی۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل دور حبش کے مقام پر سن ۵۳ھ میں وصال ہوا پھر آپ کو مکہ مکرمہ لاکر دفن کیا گیا۔

زمانۂ اسلام میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، جو کہ آپ سے قبل حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت جعفر شہید ہوگئے تو ان سے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ ان سے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے جن کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔

یوں ہی زمانۂ اسلام میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جن سے ایک بچی پیدا ہوئی جن کا نام ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امّ کلثوم رکھا۔ ان کا نکاح طلحہ بن عبید سے ہوا اور ان کے ہاں زکریا اور عائشہ پیدا ہوئے پھر حضرت طلحہ کی شہادت کے بعد امّ کلثوم حضرت عبدالرحمٰن بن عبید بن ابی ربیعہ مخزومی کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے چند خصائص:

☆ اسلام کے پہلے خلیفہ

☆ پہلے شخص جس نے قرآن مجید کو جمع فرمایا (پہلے جامعِ قرآن)

☆ پہلے شخص جس نے مصحفِ قرآن کو مصحف کا نام دیا۔

☆ آپ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں بھی لوگوں کو دینی مسائل میں فتویٰ دیتے۔

آپ کا وصال:

آپ رضی اللہ عنہ پیر کے روز ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء، ۶۳ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

آپ کے چند زریں فرمودات:

☆ موت پر حریص ہوجاؤ، تمہیں زندگی دی جائے گی۔

☆ چار قسم کے بندے اللہ کے پسندیدہ ہیں، جو توبہ کرنے والے سے خوش ہوں، گناہگار کے لئے استغفار کریں، پیٹھ پیچھے دُعا کریں اور محسن کی مدد کریں۔

☆ اپنی اصلاح کر، لوگ (خودبخود) تیرے مصلح ہوجائیں گے۔

☆ سب سے بڑی سمجھداری پرہیزگاری ہے، اور سب سے بڑھ کر حماقت فجور (گناہ) ہیں، سب سے بڑا سچ امانت اور سب سے بڑا جھوٹ خیانت ہے۔

☆ میرے نزدیک تم میں سب سے طاقتور کمزور ہے جب تک کہ میں اس کا حق حاصل نہ کرلوں، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ کمزور طاقتور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔

☆ بے شک اللہ کا وعدہ اور وعید ملے ہوئے ہیں تاکہ مرغوب مرہوب بھی رہے۔

☆ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے باطن دیکھتا ہے تمہارے ظاہر نہیں دیکھتا۔

☆ جب بندہ کو دنیا کی زینت سے کوئی چیز متعجب کرے تو جب تک بندہ اس کو خود سے دور نہ کرلے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔

☆ بے شک تجھ پر اللہ کے ہاں سے آنکھیں ہیں جو تجھے دیکھ رہی ہیں۔

☆ زیادہ کلام، (سننے والے کو) زیادہ یاد نہیں رہتا۔

☆ جو قوم عورتوں کے مشوروں پر اعتماد کریں ذلیل ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرماتا ہے جو اپنے بھائی کی از خود مدد کرے۔

☆ ایسی بھلائی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہے، اور ایسے شر میں کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت ہے۔

☆ کاش میں درخت ہوتا جسے کھالیا جاتا یا کاٹ ڈالا جاتا۔

☆ صبر کے ساتھ مصیبت نہیں۔

☆ نیکی کے کاموں میں تاخیر نہ کرو کیونکہ موت تمہاری گھات میں لگی ہوئی ہے۔

☆ اپنے ان دوستوں پر غور کرو جنہیں موت کھا گئی۔

☆ مسلمانوں کو ہر تکلیف، پریشانی حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانے پر بھی اجر ملتا ہے۔

☆ دوڑو دوڑو اور عمل صالح کے لئے جلدی کرو۔

☆ خلاف شرع کام کرنے کے عوض ہرگز ہرگز جنت نہیں مل سکتی۔

☆ وہ خوبصورت اور دلربا چہرے والے کہاں ہیں جن کی جوانی دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے۔

☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔

☆ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں مسلمان کے سینہ کا بال بن جاتا۔

☆ وہ شخص کس طرح تکبر کرسکتا ہے جو مٹی سے بنا ہو، مٹی میں ملنے والا ہو اور مٹی میں کیڑے مکوڑے کی غذا بننے والا ہو۔

فصل دوم

تذکرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کا اسمِ گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفۂ ثانی کا نامِ نامی اسمِ گرامی عمر بن خطاب بن نُفَیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح ابن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی کنیت ''ابوحفص'' ہے۔

(از مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مؤلفہ ابن جوزی، ناقلاً عن طبقات ابن سعد)

آپ کے دل میں اسلام کی محبت کیسے اجاگر ہوئی:

علامہ ابنِ جوزی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت شُریح بن عُبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضوان اللہ علیہ نے فرمایا، اسلام قبول کرنے سے قبل میں رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا میں نے انہیں پہلے سے مسجد میں پایا تو میں آپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ آپ نے سورۃ الحاقۃ کی تلاوت فرمانا شروع کی، مجھے قرآن کی تالیف سے بہت تعجب ہوا، میں نے گمان کیا کہ (معاذ اللہ) شاید یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش بھی کہتے ہیں، تو آپ نے تلاوت فرمائی، ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾﴾ [الحاقۃ: ۶۹/۴۰، ۴۱]

(ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو (کنزالایمان)) حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں نے سوچا کہ یہ کاہن ہیں، تو آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی، ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا

تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿۴۴﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ (ترجمہ: اورنہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوّت بدلہ لیتے پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا (کنزالایمان)) سورت کے آخر تک تلاوت فرمائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔

سببِ قبولِ اسلام:

علامہ ابنِ جوزی فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے سبب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس ضمن میں چار اقوال ملتے ہیں۔

جن میں پہلا قول سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ کا نام فاروق پڑا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے تین روز قبل اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا پس میں نے پڑھا، اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تو میری ہمشیرہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اس وقت کوہِ صفاء کے پاس حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اس گھر کی جانب گیا جبکہ گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چند صحابہ کے ہمراہ بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ (اندرونی)

کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کو دستک دی، تو لوگ جمع ہو گئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟ (تو حیرت سے) کہنے لگے، عمر بن خطاب......!! اسی دوران رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میرے دامن کو پکڑا، میں اپنے گھٹنوں کے بل گرے بغیر نہ رہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر گمراہی اور فساد سے باز آؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس پر تمام گھر والوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جسے اہلِ مسجد نے بھی سُنا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں، چاہے مریں یا جئیں!!؟ فرمایا، بے شک قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم حق پر ہی ہو چاہے موت آئے یا زندہ رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، تو پھر خوف کیسا؟ (کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے قبل مسلمان چُھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے) قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ ضرور باہر تشریف لائیں گے اور پھر ہم آپ کو دو صفوں میں باہر لائے، ایک میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری میں، میں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تھا، ہم نے آپ کو چکی سے اڑنے والی دھول کی مثل گھیرا ہوا تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش میری اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھنے لگے اور ایسے شکستہ دِل ہوئے کہ جیسے کبھی نہ ہوئے تھے۔ پس اسی دن سے میرا نام رسول اللہ ﷺ نے "فاروق" (یعنی حق و باطل میں خوب فرق و امتیاز کرنے والے) رکھ دیا۔

دوسرا قول حضرت اُسامہ بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مروی ہے، وہ اپنے والد (زید بن اسلم) اور ان کے والد ان کے دادا (اسلم) سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ہم سے فرمایا، کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اپنے اسلام لانے کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کی، جی ضرور۔ فرمایا میں کوہِ صفاء کے پاس ایک گھر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا آپ نے میرا دامن پکڑا اور فرمایا، اسلام لے آ اے ابنِ خطاب!! ...... حضرت عمر ؓ نے فرمایا، تو میں نے پڑھا، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ) فرماتے ہیں، پس مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جسے مکّہ کی گلیوں میں بھی سُنا گیا (از طبقات ابنِ سعد)۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ مسلمان اس وقت خوف زدہ رہتے تھے جب کوئی شخص اسلام لاتا اور لوگوں میں جاتا تو وہ اسے مارتے اور وہ انہیں مارتا۔ پس میں (بعد از اسلام) اپنے (کافر) ماموں کے پاس آیا اور اسے اپنے اسلام لانے کا بتایا تو اس نے اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔ فرمایا، پھر میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا اور اپنے اسلام لانے کا بتایا تو وہ بھی اپنے گھر میں جا گھسا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا بات ہے کہ لوگ (اسلام لانے پر) پیٹے جاتے ہیں جبکہ مجھے کوئی نہیں مارتا!! تو ایک شخص نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اسلام کے متعلق بتائیں؟ تو میں نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ جب لوگ پتھر کے پاس بیٹھے ہوں تو فلاں کے پاس آنا اور اس سے کہنا کہ میں اپنا دین چھوڑ چکا ہوں بہت کم امکان ہے کہ وہ اس راز کو چھپائے۔ تو میں اس کے پاس گیا اور کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا (باطل) دین چھوڑ چکا ہوں؟ تو اس نے اُونچی آواز سے پکارا کہ ابنِ خطاب اپنا دین چھوڑ چکا ہے۔ پس وہ مجھے مارنے لگے اور میں انہیں مارنے لگا تو میرے ماموں نے کہا، اے

لوگو! میں اپنے بھانجے کو اپنی پناہ میں لے چکا ہوں پس اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ تو وہ مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیگر مسلمانوں کو زدوکوب کرتے رہیں اور میں دیکھتا رہوں بالآخر میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا، میں آپ کی پناہ آپ کو رَدّ کرتا ہوں، کہنے لگا، ایسا مت کرو، میں نے انکار کر دیا، تو وہ کہنے لگا، تم کیا چاہتے ہو، فرمایا، (میں چاہتا ہوں کہ) اسلام کی سربلندی تک میں پٹتا رہوں اور مارتا رہوں۔

تیسرا قول حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا، میرے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ایک سرد رات جب میری ہمشیرہ کو اَلَمِ ولادت محسوس ہوا تو میں گھر سے نکلا اور غلافِ کعبہ کے پیچھے جا کر چھپ گیا پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور رضائے الٰہی سے کچھ نماز ادا فرمائی اور واپس تشریف لے جانے لگے، حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، میں نے کچھ ایسی چیز سنی جو اس سے قبل نہ سنی تھی، پس میں غلافِ اقدس سے باہر نکلا اور آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ سرورِ اقدس ﷺ نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، عمر۔ فرمایا، اے عمر تم شب و روز میرے تعاقب سے باز نہ آؤ گے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ ﷺ میرے خلاف دعا نہ فرما دیں، میں نے (فوراً) پڑھا، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ) فرمایا، اے عمر، اسے (یعنی اپنے اسلام لانے کو) صیغۂ راز میں رکھیے۔ میں نے عرض کی، (یارسول اللہ!!) قسم ہے اس ذات مقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے اسلام کا بھی یوں ہی (برملا) اظہار کروں گا جیسے شرک کا کیا کرتا تھا۔

چوتھا قول حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت عمر

رضی اللہ عنہ تلوار اُٹھائے نکلے، تو ان سے قبیلہ بنی زہرہ کے ایک شخص نے پوچھا، اے عمر کہاں
کا ارادہ ہے!؟ کہا، میں محمد (ﷺ) کو (معاذ اللہ!) قتل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے
لگا، لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو قبیلہ بنی ہاشم و بنی زہرہ سے کیسے خود کو بچالو گے؟ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، مجھے لگتا ہے کہ تم بھی اپنا دین چھوڑ چکے ہو!! وہ شخص کہنے لگا،
اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بہن اور بہنوئی
بھی تمہارے دین کو چھوڑ چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں لوٹے اور
ان کے پاس پہنچے جبکہ ان کے پاس ایک مہاجر صحابی بھی موجود تھے جنہیں خبّاب کہا
جاتا، خبّاب نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آہٹ پائی تو گھر میں کہیں چھپ گئے۔
حضرت عمر اُن دونوں (بہن و بہنوئی) کے پاس آئے اور کہا، یہ سرگوشی کیسی تھی جو میں
نے تمہارے پاس سے سُنی؟، حالانکہ وہ لوگ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کررہے تھے، مگر
انہوں نے کہا ہم تو باہم کچھ (حق) باتیں کررہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لگتا ہے
تم دونوں اپنا دین چھوڑ چکے ہو؟ تو ان کے بہنوئی نے کہا، اے عمر، کیا تمہیں معلوم ہے
کہ حق تو تمہارے دین کے علاوہ ہی (حاصل ہوسکتا) ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن پر چڑھ
گئے اور خوب زدوکوب کیا ان کی بہن نے انہیں اپنے شوہر سے دور کرنے کی کوشش
بھی کی مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے رخسار پر طمانچہ رسید کردیا جس کے سبب آپ
رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر خون جاری ہوگیا اور غضبناک ہوکر فرمانے لگیں، اے عمر!!
حق تمہارے دین کے علاوہ ہی ہے، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ)، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہوگئے تو کہا،
مجھے وہ کتاب (قرآن) دو جو تمہارے پاس ہے!! میں بھی تو پڑھوں۔ کیونکہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ تو آپ کی ہمشیرہ نے فرمایا، تم ناپاک ہو، اور
اسے (یعنی قرآن کو) نہ چھوئیں مگر باوضو، کھڑے ہو غسل کرو یا وضو کرو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر قرآن مجید اُٹھایا اور سورۂ طٰہٰ ﴿اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾ [طٰہٰ: ۲۰/۱۴] (ترجمہ: بے شک
میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے
نماز قائم رکھ (کنزالایمان)) پڑھتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے محمد (ﷺ) کا پتہ
بتاؤ۔ جب خباب نے ان کو یہ کہتے سُنا تو واپس کمرے سے باہر آگئے اور کہنے لگے،
مبارک ہو اے عمر! مجھے گمان ہے کہ جمعرات کو جو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ
اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا
فرما، وہ تمہارے حق میں قبول ہوگئی ہے۔ اور کہنے لگے، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ اس
گھر میں ہیں جو کوہِ صفاء پر ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل دیئے یہاں تک کہ اس گھر تک
پہنچے، دروازے پر حضرت حمزہ اور طلحہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تشریف
فرما تھے۔ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگئے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے
انہیں دیکھا تو فرمایا، اگر اللہ نے عمر سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو یہ اسلام لے آئیں
گے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرلیں گے، اور اگر اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی منشاء
ہوگی تو ان کا قتل ہم پر آسان ہوگا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اندر تشریف فرما تھے اور آپ کو وحی
فرمادی گئی تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب
تشریف لائے آپ کے دامن و تلوار کو تھاما اور فرمایا، اپنی گمراہی و فساد سے باز آجاؤ
تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مغیرہ بن مغیرہ کی طرح رسوا ہونے سے بچالے، اور دعا فرمائی،

اے اللہ! عمر بن خطاب کو ہدایت عطا فرما، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا فرما، پس حضرت عمر ؓ نے پڑھا، "أَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ". اور عرض کی، یارسول اللہ! (اس خوف کے چنگل سے) باہر تشریف لے آیئے۔

آپ کی رائے کی موافقت میں آیات کا نزول:

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا، میں (اپنی رائے میں) تین باتوں میں اپنے رب ﷻ کے موافق ہوا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر ہم مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کو مُصلّٰی بنالیں......!؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ؕ﴾ [البقرۃ: ۲/۱۲۵] (ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (کنزالایمان)) اور میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں ہر نیک وفاجر حاضر ہوتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم صادر فرمائیں تو......!! تو آیتِ حجاب نازل ہوئی۔ اور تیسری موافقت یہ کہ رسول اللہ ﷺ پر غیرت کرنے میں آپ کی ازواج میں اختلاف ہوا تو میں نے ان سے کہا: ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ الآیۃ [التحریم: ۶۶/۵] (ترجمہ: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دیدیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (کنزالایمان)) تو یوں ہی آیت نازل ہوئی۔

فضیلتِ فاروقِ اعظم ؓ از قرآن مجید:

☆ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ [الانفال: ۸/۶۴] (ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (کنزالایمان))

''شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی'' الخ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں چند احادیثِ مبارکہ:

(۱) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ میں نے خواب میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے گئے، اُن پر قمیصیں تھیں، ان میں کسی کی قمیص سینہ تک تھی اور کسی کی اس سے بھی کم مگر جب مجھ پر عمر پیش کئے گئے تو آپ پر ایسی (بڑی) قمیص تھی جسے آپ کھینچ رہے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے اس (قمیص) سے کیا تاویل فرمائی؟ فرمایا، دین۔

(صحیح البخاري، کتاب (٦٢) فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحدیث: ٣٦٩١)

(۲) علامہ ابنِ جوزی نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا، بروزِ قیامت اسلام آئے گا اور تمام لوگوں سے مصافحہ کرے گا جب حضرت عمر ؓ کے پاس آئے گا تو آپ کا دستِ اقدس تھام کر وسطِ آسمان تک لے جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں خون واہانت کا شکار تھا تو اس شخص نے مجھے غالب کیا پس تُو اسے کافی ہوجا۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فرشتے آئیں گے اور آپ ؓ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو جنت میں لے جائیں گے حالانکہ (عام) لوگ ابھی (اپنے اعمال کے) حساب میں پھنسے ہوں گے۔

(مناقب عمر بن الخطاب ؓ مؤلفه العلامة ابن الجوزي، الباب الحادي عشر في ظهور الإسلام بإسلامه)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آسمان میں کوئی فرِشتہ ایسا نہیں جو عمر کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین پر کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر سے نہ بھاگتا ہو۔

(تاریخ ابنِ عساکر، حدیث: ۹۵۱۳)

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے آخری مرض میں عرض کی گئی، آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیوں مقرر فرمایا؟ فرمایا، میں عرض کروں گا، میں نے ان پر ان میں سب سے بہترین شخص کو مقرر کیا۔

(طبقات ابن سعد، ذکر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ، ۳/۲۷۴)

آپ کی شہادت:

آپ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤہ فیروز نے دورانِ نماز ۲۴ ذی الحجہ ۲۳ھ بمطابق ۳ نومبر ۶۴۴ء کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾۔

آپ کے چند زریں فرمودات:

☆ میں اللہ کی بارگاہ میں کمزور امانت دار اور طاقتور خائن کا شکوہ پیش کرتا ہوں۔

☆ اغنیاء کے پاس جانا، فقراء کے لئے فتنہ ہے۔

☆ لوگوں میں خوش اخلاقی کے ذریعہ گھل مل جاؤ اور اعمال کے ذریعہ ممتاز ہو جاؤ۔

☆ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، کنجوسی، شہوت پرستی اور خود پسندی۔

☆ شراب لالچ سے زیادہ لوگوں کی عقل پر غالب نہیں آتی۔

☆ جو زیادہ ہنستا ہے اس سے خوف (خدا) کم ہو جاتا ہے۔

☆ بے شک لوگ اس وقت تک استقامت والے نہیں ہو سکتے جب تک ان کے ائمہ و رہنما صاحبِ استقامت نہ ہو جائیں۔

☆ رعایہ امام کی جانب امانت ہیں جو اس نے اللہ کو ادا کرنی ہے، پس جب امام آسودہ ہوگا تو رعایہ بھی آسودہ ہوگی۔

☆ میرے نزدیک سب سے محبوب شخص وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔

☆ اے گروہِ قراء! رزق تلاش کرو اور لوگوں کے در پر نہ جاؤ۔

☆ بھائیوں سے ملنا غموں کو دور کرتا ہے۔

☆ جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے، اختیار اسی کے ہاتھ رہتا ہے۔

☆ بہانہ کرنے والوں سے بچو، کہ ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ کاش میں ایک تنکا ہوتا یا کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا اور میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔

حضراتِ شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مندرجہ بالا مناقب اس ناچیز نے تبرّکاً مختصر طور پر پیش کئے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے معصوم فرِشتوں کے سردار جبریلِ امین علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علی صاحبہا میں عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری عمر (یعنی، ساڑھے نو سو برس) بھی ناکافی ہے اور حضرت عمر تو صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہما) کی نیکیوں سے ایک نیکی ہیں۔ ہاں البتہ مزید تفصیل کے لئے مصنف (امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ) کی تاریخ الخلفاء کا مطالعہ ان شاء اللہ قارئینِ کرام کے تسکینِ قلوب کا سبب ہو سکتا ہے۔

مترجم غفرلہٗ

فصل سوم

کچھ مؤلف (امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ) کے بارے میں

آپ کا اسمِ گرامی:

عبدالرحمٰن بن کمال ابوبکر بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابوالصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری سیوطی۔

آپ کی ولادت کے ایک ہفتہ بعد آپ کے والد نے آپ کا نام عبدالرحمٰن اور لقب جلال الدین رکھا۔

آپ جب اپنے شیخ قاضی القضاۃ عزالدین احمد بن ابراہیم کنانی کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے آپ کی کنیت پوچھی تو امام جلال الدین سیوطی نے عرض کی میری کوئی کنیت نہیں تو فرمایا، ابوالفضل۔

آپ کی پیدائش:

امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ میں اتوار کی شام بعد مغرب رجب ۸۴۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور مجھے شیخ محمد مجذوب جو کہ بہت بڑے ولی تھے، کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

یوں ہی امام صاحب نے فرمایا کہ میری تعلیمی مرحلے کی ابتدا یتیمی کی حالت میں ہوئی پھر میں نے قرآن مجید حفظ کیا، پھر (ابنِ دقیق عید کی) شرح عمدۃ

الاحکام، (امام نووی کی) منہاج، (علامہ بیضاوی کی) **منہاج الوصول الی علم الاصول اور** الفیہ بن مالک حفظ کیں۔ آپ کے والد کا وصال شب پیر، **۵ صفر ۸۵۵ھ کو ہوا۔**

آپ کے علمی سفر:

امام جلال الدین سیوطی نے جن جگہوں پر **علمی سفر اختیار فرمائے ان میں** شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور سوڈان کے شہر شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں نے حج کیا تو آپ **زم زم پیتے وقت جو** دعائیں یا آرزوئیں تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں کہ میں **فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابنِ حجر** عسقلانی کے مرتبہ کو پہنچ جاؤں۔

آپ کا علمی مقام:

امام صاحب نے خود فرمایا کہ **مجھے سات علوم میں عبور عطا فرمایا گیا، تفسیر،** حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، **اہلِ عرب و بلغاء کے طرز پر نہ کہ عجمی اور فلاسفہ کے طرز** پر۔ مزید فرمایا کہ میں ابتدائے تعلم کے زمانے میں **منطق میں کچھ پڑھا کرتا تھا پھر اللہ** تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی کراہت راسخ فرمادی، اور میں نے سنا کہ **ابن الصلاح** نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو اس وجہ سے **پھر میں نے اسے چھوڑ دیا** اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے **علمِ حدیث عطا فرمایا جو کہ اشرف العلوم** ہے۔

آپ کا زہد و مرتبہ:

جب آپ چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو **گوشہ نشینی اختیار فرمالی اور عبادت کی** غرض سے درویشانہ زندگی بسر کرنے لگے **دنیا اور اہلِ دنیا کو یوں چھوڑ دیا کہ گویا کسی کو** جانتے ہی نہ تھے۔ پھر اپنی تالیفات و تحریرات میں **مصروف ہوگئے، تدریس و افتاء بھی**

ترک فرمادیا جس کا عذر آپ نے اپنی تالیف ''التنفیس'' میں پیش فرمایا۔ امراء واغنیاء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ کو مال وزر پیش کرتے مگر آپ انہیں لوٹا دیتے۔ کبھی حاکم کے در پر نہ جاتے حالانکہ حاکمِ زمانہ نے بارہا آپ کو طلب کیا مگر نہ گئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں تو میں نے ان سے ایک کتاب کا تذکرہ کیا اور حدیثیں جمع کرتا گیا، اور وہ کتاب ''جمع الجوامع'' ہے۔ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، کیا میں آپ کی خدمتِ اقدس میں کچھ حدیثیں سنا سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا، پڑھو اے شیخ الحدیث!۔ امام صاحب فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہ بشارت دنیا ومافیہا سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

آپ کی چند مؤلفات:

☆ الإتقان في علوم القرآن
☆ الدر المنثور في التفسير المأمور
☆ لباب النقول في أسباب النزول
☆ مفحمات الأقران في مبهمات القرآن
☆ الإكليل في استنباط التنزيل
☆ تكملة تفسير الشيخ جلال الدين المحلي (تفسير الجلالين)
☆ حاشية على تفسير البيضاوي
☆ تناسق الدرر في تناسب السور
☆ شرح الشاطبية

☆ الألفية في القراءات العشر
☆ شرح ابن ماجه
☆ تدريب الراوي في شرح تقريب النووي
☆ إسعاف المبطأ برجال الموطأ
☆ اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة
☆ النكت البديعات على الموضوعات
☆ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور
☆ تبييض الصحيفة في مناقب الإمام أبي حنيفة ﷺ
☆ البدور السافرة عن أمور الآخرة
☆ الطب النبوي
☆ الرياض الأنيقة في شرح أسماء خير الخليقة (ﷺ)
☆ الروض الأنيق في فضل الصديق ﷺ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
☆ الغرر في فضائل عمر ﷺ (جو کہ بحمد اللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
☆ الأشباه والنظائر
☆ جمع الجوامع
☆ الخصائص الكبرى
☆ ترجمة النووي
☆ ديوان عشر
☆ شرح بانت سعاد

☆ تحفة الظرفاء بأسماء الخلفاء

☆ الحاوي للفتاوی

☆ الأحاديث الحسان في فضل الطيلسان

☆ طبقات الحفاظ

☆ تاريخ أسيوط

☆ تاريخ الخلفاء وغيرها

آپ کا وصال:

آپ نے ۶۱ برس، ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر میں، جمعۃ المبارک کی صبح 19 جمادی الاولی ۹۱۱ھ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ آپ کے مزارِ پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی تعلیمات سے درس اور آپ کے خوانِ نعمت سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

محمد فرحان قادری رضوی عفی عنہ

اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

مقدمہ مؤلف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اس امت میں ابو بکر صدیق (ﷺ) کو سب سے بہترین کیا اور یقین وتصدیق کی زیادتی کے ساتھ ان کے مقام کو بلند فرمایا اور بالتحقیق انہیں شیخ الاسلام بنایا۔ میں اسی کی خوبیاں بیان کروں کہ اسی کو سب خوبیاں سزاوار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ کے سواء کوئی معبودِ برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو گواہ کی ہر تنگی کو کشادہ کردے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول وغیب بتانے والے نبی اور رفیقِ اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ وازواج وذُرِّیّت پر درود وسلام نازل فرمائے جو صاحبِ ہدایت وتوفیق ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد، یہ کتاب جس کا نام میں نے "الروض الأنيق في فضل الصديق ﷺ" رکھا ہے اس کتاب میں، میں نے چالیس ایسی مختصر حدیثیں نقل کی ہیں جو ان کے یاد کرنے والے نیکوکار کے لئے آسان ہیں۔ اور میں اللہ سے سُوال کرتا ہوں کہ اپنے محبوب سیدنا محمد ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ اور صدیقِ اکبر ﷺ کی جانب انتساب کی برکت سے ہمیں فائدہ بخشے اور ہمیں آپ ﷺ کے ساتھ دارُ الزلفاء (مقامِ قُرب) میں جمع فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر! اللہ اور مومنوں نے انکار کردیا کہ آپ کی ذات پر اختلاف کریں۔[۱] امام احمد نے اس کی تخریج فرمائی۔

(۲) **حضرت انس** ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر وعمر جنت کے درمیانی (ادھیڑ) عمر والے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء ورسولوں کے۔[۲] اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔

(۳) **حضرت سعید بن زید** ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں

---

[۱] اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۲۲۶ پر (۱/۲۰۵) اور ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳/۱۸۰) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۹۰۴ پر حضرت ابو جحیفہ ﷺ کی روایت سے (۱۵/۳۳۰)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۶۴ پر باب مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیہما میں، امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۱۰۰ پر حضرت ابو جحیفہ ﷺ کی روایت سے باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔[1]

(۴) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔[2] اس حدیث کو امام باوردی اور ابونعیم وغیرہما نے تخریج کیا۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔[3] اس حدیث کی ابنِ نجار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور علی رضی اللہ عنہ میرے چچا زاد اور میرے بھائی ہیں اور میرے عَلَم بردار ہیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے۔ اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے کبیر میں اور ابنِ عدی نے کامل میں اور ان

---

[1] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۷۰۰۲ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت سے (۴۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ رضی اللہ عنہم میں، ودیگر نے نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام ابنِ عبدالبرّ نے الاستیعاب میں (۴۰۱/۱) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۴۵۹/۸) نقل کیا۔

کے علاوہ دیگر نے کی۔[1]

(۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر میری امت کے سب سے بڑے مہربان و رحم کرنے والے ہیں، اور عمر میری امت میں بہتر اور سب سے بڑھ کر انصاف کرنے والے ہیں، اور عثمان بن عفان میری امت میں سب سے زیادہ حیا فرمانے والے اور معظّم ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے صاحبِ استقامت اور شجاعت مند ہیں، اور عبداللہ بن مسعود میری امت کے نیک تر اور احسان کرنے والے ہیں اور ابوذر میری امت کے زاہد تر اور سچے ہیں، اور ابودرداء میری امت کے بڑے عبادت گزار و متقی ہیں، اور معاویہ بن ابی سفیان بہتر حاکم و بڑے سخی ہیں۔ اس حدیث کو ابنِ عسا کر نے تخریج کر کے ضعیف[2] قرار دیا، اور ان کے علاوہ دیگر نے بھی اس حدیث کی تخریج کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں، آسمان و زمین والوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے۔[3] اسے ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے کُنیٰ میں اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۲ پر (۴۳۷/۱) اور قزوینی نے التدوین فی اخبار قزوین (۱۶۴/۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

[2] معلوم ہونا چاہیئے کہ ضعیف حدیثیں فضائل میں مقبول ہوتی ہیں ۱۲ مترجم یہ حدیث علاؤ الدین علی متقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۶۶۷ پر نقل کی۔

[3] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۶۸ پر (۱۸۰/۲)، ابنِ جوزی نے العلل المتناہیہ میں حدیث نمبر: ۳۱۱ پر احادیث فضل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے باب میں (۱۹۸/۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں حدیث نمبر: ۱۴۳۷ پر (۱۱۱/۲) اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۳۷۹ پر (۹۴/۲) نقل کیا۔

(۹) حضرت عکرمہ بن عمار سے مروی، وہ اِیاس بن سَلمہ بن اَکوَع سے، وہ اپنے والد (ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر میرے بعد تمام لوگوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء کے۔[۱] اس حدیث کو ابنِ عدی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ان دونوں کے علاوہ دیگر نے تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر میرے ساتھی و میرے یارِ غار ہیں، ان کے (بلند) مرتبہ کو جان لو! پس اگر میں (سوائے اللہ کے) کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔[۲] اس حدیث کو امام احمد نے زوائدِ مسند میں اور دیلمی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے میری روح میرے جسم میں۔[۳] اسے ابنِ نجار نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ (علیہ السلام)

---

[۱] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں (۲۷۶/۵)، ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور عجلونی نے کشف الخفاء میں حدیث نمبر:۵۱ پر (۳۲/۱) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۶۰۳ پر (۳۹۶/۱)، ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۲۶/۵) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۴۲/۹) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر:۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۶۲۸/۱۱)۔

سے۔[۱] اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور دیگر نے کی۔

(۱۳) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اور ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔[۲] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہترین ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔[۳] اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اللہ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں۔[۴] اسے ابونُعَیم نے معرفہ میں تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر:۶۲۵۷ پر (۳۸۴/۱۱)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر:۶۰۱۵ پر (۲۰۷/۵) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۱۲۵۴ پر (۷۵/۵) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۱۷۸۰ پر (۴۳۷/۱) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۱۷۸۳ پر (۴۳۸/۱) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۲۵۲/۵) نقل کیا۔

[۴] اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۷۹ پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر ؓ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ کی جانب سے جہنم سے آزاد شدہ ہیں۔ تو اس دن سے آپ ؓ کا نام عتیق ہو گیا۔ اور مزی نے اس حدیث کو تہذیب الکمال میں (۲۸۴/۱۵) نقل کیا۔

(۱۶) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر میرے قائم مقام وزیر ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہیں اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسا کہ میں آپ سے ہوں اے ابوبکر! آپ میری امت کی شفاعت فرمائیں گے۔[1] اس حدیث کو ابنِ نجّار نے تخریج کیا اور حضرت عمر کا یہی وصف بیان کیا کیونکہ انہیں اِلہام ہوتا اور ان کی زبان پر فرشتے بولتے تھے پس جان لو!!۔

(۱۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی، یارسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ جنت دیکھ لیتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ارے ابوبکر!...... آپ تو جنت میں داخل ہونے والوں میں میری امت کے پہلے شخص ہیں۔[2] اس حدیث کو امام ابوداؤد وغیرہ نے تخریج کیا۔ اور امام حاکم نے دوسری سند سے اسے صحیح قرار دیا۔

(۱۸) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبریل میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے کہا، میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ عرض کی، ابوبکر (ؓ) وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور وہی

---

[1] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۲ پر (۱/۴۳۷) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۴۶۵۲ پر باب فی الخلفاء میں اور امام احمد نے اپنی فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۵۸ پر (۱/۲۲۱) نقل کیا۔

آپ کی امت میں سب سے افضل ہیں۔[1] اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے، مجھ سے عرض کی، اے محمد (ﷺ)! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ ابوبکر (ؓ) سے مشورہ لیں۔[2] اسے تمام (الرازی) نے تخریج کیا۔

(۲۰) حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو **دیکھا جو** حضرت ابوبکرؓ سے آگے آگے چل رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے **فرمایا، کیا** تو ایسے شخص سے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں، بیشک ابوبکر ہر **اس شخص** سے بہتر ہیں جس پر شب و روز کا گزر ہے۔[3] اور ابو نُعیم نے اس حدیث کو **فضائل صحابہ** میں روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں کہ، کیا تو ایسے شخص کے آگے **آگے چلتا ہے** جو تجھ سے بہتر ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ ہر وہ شخص جس پر سورج **طلوع یا غروب** ہوتا ہے، ابوبکر ان سب سے بہتر ہیں، انبیاء و مرسلین کے بعد **سورج کسی ایسے شخص** پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا جو ابوبکر سے افضل **ہو۔[4] (یعنی آپ**ؓ بعد الانبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں)

---

[1] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۳۱ پر (۱/۴۰۴) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں ذکر اختصاصہ بامر اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بمشاورتہ میں نقل کیا۔

[3] ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو ابن سہل واسطی نے تاریخ واسط میں باب محمد بن عبد الخالق العطار میں (۱/۲۲۸) نقل کیا اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں یوں نقل کیا کہ حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے مجھے نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میں ابوبکرؓ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو فرمایا، کیا آپ ابوبکر کے آگے چلتے ہیں، انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو ابوبکر سے افضل ہو۔

[4] ان الفاظ کے ساتھ خیثمہ بن سلیمان نے من حدیث خیثمہ میں (۱/۱۳۳) نقل کیا۔

(۲۱) حضرت ابو امامہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے میزان (ترازو) کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اس میں رکھ دیا گیا اور میری امت کو لایا گیا اور انہیں دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا تو میں اپنی امت پر غالب رہا، پھر مجھے اُٹھا لیا گیا اور ابو بکر کو لایا گیا پھر انہیں ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر ابو بکر کو اُٹھا لیا گیا اور عمر بن خطاب کو لایا گیا اور انہیں بھی ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر اس میزان (ترازو) کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا جبکہ میں اسے دیکھ رہا تھا۔[۱] اس حدیث کو ابو نُعیم نے فضائل میں تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عَمرو بن العاص ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے نزدیک عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ ہیں اور مردوں میں ان کے والد (یعنی صدیقِ اکبر ﷛) ہیں۔[۲] اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو اختصار کے ساتھ امام ابنِ ابی شیبہ نے المصنف میں حدیث نمبر:۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶)، امام ابنِ ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر:۱۱۳۸ پر (۵۳۹/۲) اور امام طبری نے الریاض النضرۃ میں (۲۷۰/۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر رجحان کل واحد منہم جمیع الامہ میں نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۴۳۵۸ پر کتاب (۶۴) المغازی، باب (۶۵) غزوۃ ذات السلاسل میں یوں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص ﷛ کو ذات السلاسل کے لشکر کے لئے ترغیب دلائی، حضرت عمرو بن العاص ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ، میں نے عرض کی مَردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی ابو بکر ﷛) میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا عمر، یونہی کئی صحابہ کے نام گنواتے رہے، تو میں مزید پوچھنے سے اس خوف کے سبب خاموش رہ گیا کہ کہیں مجھے ان سب سے آخر میں قرار نہ فرما دیں۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور ابو بکر اور عمر بروزِ قیامت ساتھ جمع ہوں گے (یہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت، بیچ والی مبارک اُنگلی اور اس کے ساتھ والی انگشتِ مقدس آپس میں ملائیں، اور فرمایا) اور ہم، لوگوں پر مہربان ہوں گے۔[۱] اس کی تخریج حکیم ترمذی نے کی۔

(۲۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں بروزِ قیامت ابو بکر و عمر کے درمیان جمع ہوں گا یہاں تک کہ میں حرمین شریفین (یعنی مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ) کے درمیان آؤں گا۔ پھر میرے پاس اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ (اپنی قبروں سے اُٹھ کر) حاضر ہوں گے۔[۲] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے عائشہ!) اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلایئے تاکہ میں ان کے لئے ایک مکتوب لکھ دوں، مجھے خوف ہے کہ کوئی شخص تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا) حق دار ہوں، حالانکہ (حقِ خلافت میں) اللہ اور تمام مومنین ابو بکر کے سواء سب کا انکار کرتے ہیں۔[۳] اس حدیث کو امام احمد و مسلم نے تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول فی احادیث الرسول میں (۱۴۲/۳) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں یوں بیان کیا کہ میں ابو بکر و عمر کے درمیان بروزِ قیامت آؤں گا پھر حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان نماز پڑھوں گا پھر اہلِ مکہ و اہلِ مدینہ میرے پاس حاضر ہوں گے (۵۷/۴)۔

[۳] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۵۹۸ پر ذکر ﷺ الی ما اشار بہ فی ابی بکر ﷛ میں (۵۶۴/۱۴) اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۲۳۸۷ پر کتاب فضائل الصحابۃ ﷡ میں نقل کیا۔

(۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابوبکر و عمر۔[1] اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور اسے حدیثِ حسن قرار دیا۔

(۲۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابوبکر اور عمر پس یہ دونوں اللہ کی مضبوط رسّی ہیں جس نے انہیں تھام لیا تو بلاشبہ ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جس کے لئے کوئی جُدائی نہیں۔[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۲۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میرا وصال ہوجائے اور ابوبکر اور عمر کا وصال ہوجائے، تو اگر تم سے ہوسکے کہ مرجاؤ تو مرجانا۔[3] اس حدیث کو ابونعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے مامور فرمایا گیا کہ میں خواب کی تعبیر ابوبکر سے معلوم کروں۔[4] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر خوابوں کی تعبیر بیان کرتے۔

---

[1] اس حدیث کو امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں مقدمہ میں حدیث نمبر:۹۷ پر باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۶۲ پر کتاب (۵۰) المناقب، باب (۱۶) فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کلیہما میں نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں حدیث نمبر:۲۲۵ پر اور امام طبرانی نے مسند الشامیین میں حدیث نمبر:۹۱۳ پر (۲/۵۷) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں حدیث نمبر:۶۹۱۸ پر (۷/۸۳) نقل کیا۔

[4] اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۶۲۳ پر (۱/۴۰۴) نقل کیا۔

(۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی اور میرے۔ لئے میرے صحابہ سے چار کو چُن لیا اور انہیں میرے بہترین صحابی بنایا جبکہ میرے ہر صحابی میں خیر ہی ہے (وہ چار): ابوبکر و عمر و عثمان و علی۔ اور میری امت کو تمام امتوں سے فضیلت عطا فرمائی اور مجھے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا، پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ پے در پے (بہتر) ہیں پھر چوتھا زمانہ علیحدہ ہے۔[1] اس حدیث کو ابونُعیم نے اور خطیب بغدادی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ غریب ہے اور ابن عساکر نے بھی تخریج کیا۔

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ ان سے محبت کیجئے: ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔[2] (رضی اللہ عنہم اجمعین) اسے ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی ہے دو آسمان والے: جبریل اور میکائیل اور دو زمین والے: ابوبکر اور عمر۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی اور ابنِ عساکر نے، اور امام طبرانی نے اپنی معجم

---

[1] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر:۱۲۰۴ پر (۳/۱۶۲) اور موضع اوہام الجمع والتفریق میں حدیث نمبر:۳۵۶ (۲/۳۱۲) پر نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۳/۳۰۸) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۵۸۷ (۳/۲۸۹) پر نقل کیا ہے۔

کبیر میں تخریج کیا۔[۱]

(۳۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا اس کے پاس، لہٰذا اس بندے نے اللہ کے ہاں رہنے کو چُن لیا۔ تو یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے (کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی کمالِ فراست کے سبب جان گئے تھے کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصالِ مبارک کی خبر دے رہے ہیں)، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر مت روئیے! تمام لوگوں میں اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ابوبکر ہی ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو دلی دوست بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا لیکن آپ اسلام کا بھائی چارا اور اس کی دوستی ہیں۔ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔[۲] اس حدیث کو امام مسلم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے شایانِ شان سرِ عرش ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر (زمین پر) غلطی کریں (یعنی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلطیوں سے محفوظ فرمالیا ہے)۔[۳] اسے حارث بن ابی اسامہ نے تخریج کیا۔

---

۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۱۱۴۲۲ پر (۱۱/۴۷۹) نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو امام بخاری نے اختلافِ الفاظ کے ساتھ اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۳۴۵۴ پر باب قول النبی ﷺ: سدوا الابواب، الخ میں، امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۵۹۴ پر (۱۴/۵۵۸) پر اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۲۳۸۱ پر کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ میں نقل کیا۔

۳ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۶۵۹ پر (۱/۴۲۱) اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۱۲۴ (۲۰/۶۷) پر نقل کیا۔

(۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنی امت سے ابوبکر و عمر سے محبت کی یوں ہی امید رکھتا ہوں جیسے ان کے لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے (یعنی ایمان) کی خواہش ہے۔[۱] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۳۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک ابوبکر خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں اور بلاشبہ نیک خواب نبوت کا حصہ ہیں۔[۲] اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے رحم دل ابوبکر ہیں، اللہ کے دین میں شدید تر عمر ہیں، حیاء میں سچے عثمان ہیں، اور فیصلہ صادر فرمانے میں منصف علی بن ابی طالب ہیں، علمِ میراث میں زید بن ثابت، اور قرآن مجید کی قرأت میں ابی بن کعب، اور حلال و حرام کے علم میں معاذ بن جبل برتر، سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۳] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔ (خیال رہے کہ جو خوبیاں دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں فرداً فرداً پائی جاتی ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تنہا ان خوبیوں کا پیکر ہیں ۱۲ مترجم)

(۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بیشک ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں اور میرے صحابہ سے دو خاص ابوبکر اور عمر

---

۱ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۱۶۷ (۱/۵۹) پر نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۷۰۵۷ پر (۷/۲۶۰) نقل کیا۔

۳ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی سنن کبریٰ میں حدیث نمبر:۱۱۹۶۷ پر (۶/۲۱۰) اور امام ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:۵۷۶۳ پر (۱۰/۱۴۱) نقل کیا۔

ہیں۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس کے لئے سب سے پہلے زمین کھلے گی وہ میں ہوں پھر ابو بکر و عمر کے لئے کھلے گی، ہم (تینوں) جمع ہوں گے اور بقیع کی جانب جائیں گے بعد ازاں اہلِ بقیع میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا تو وہ بھی میرے ساتھ جمع ہو جائیں گے اور ہم حرمین کے درمیان بھیجے جائیں گے۔[2] اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا آپ نے ابو بکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں، فرمایا، پڑھئے میں بھی سنوں!! (حضرت حسان فرماتے ہیں) میں نے پڑھا:

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلاَ

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلاَ

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں بلند غار میں تھے اور دشمن ان پر گزرے جب وہ پہاڑ پر چڑھے، اور وہ تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں بے شک لوگوں

---

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۱۰۰۰۸ پر (۱۰/۷۷) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۵۰۰۵ پر (۳/۳۳۴) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۸۹۹ پر (۱۵/۳۲۴)، امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر:۴۷۳۲ (۲/۵۰۵) پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے علاوہ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۹۲ پر باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں نقل فرمایا۔

نے جان لیا کہ مخلوق میں ان کے برابر کوئی شخص نہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (دندانِ مبارک) نظر آنے لگے اور فرمایا، اے حسان! آپ نے سچ کہا ان کی شان ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔[1] اس حدیث کو ابنِ عدی اور امام ابن عساکر نے تخریج کیا ہے۔

جان لو! کہ اس بیان میں بے شمار احادیث ہیں مگر یہ رسالہ اس موضوع کی معلومات چاہنے والے کے لئے مختصر بیان ہے۔

اور تمام خوبیاں اللہ کو جس کی بادشاہی ہے وہی اول و آخر، ظاہر و باطن مالک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل واصحاب اور ازواج وذُرِّیَّات پر اور ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت خوب خوب سلامتی نازل فرمائے۔

اور اللہ ہمیں کافی پھر اللہ ہی کو خوبیاں اور درود اس کے رسول ﷺ پر۔

اللہ مَلِک (بادشاہ) وَوَھَّاب (خوب عطا فرمانے والے) کی مدد سے کتاب مکمل ہوئی

---

[1] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۳۵۰ پر باب من اسمہ الجراح میں (۲/۱۶۰)، اور ابنِ سعد نے طبقات میں (۳/۱۷۴) نقل کیا۔

اربعینِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابو الضیاء محمد فرحت قادری رضوی

مقدمہ مؤلف

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اپنے بندوں سے جسے چاہا شرف ومنزلت بخشی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بے راہ روی اور سعادت مندی کا مالک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں جنہوں نے راہِ ہدایت کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل واصحاب اور بزرگ ائمہ کرام پر درود وسلام نازل فرمائے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد، یہ کتاب جسکا نام میں نے "الغُرَر فِي فَضَائِلِ عُمَر (رضی اللہ عنہ)" رکھا ہے اس میں، میں نے چالیس حدیثیں ان کی تخریج کرنے والوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان احادیث کے غریب الفاظ اور اُن میں دشوار یا مشتبہ اُمور کو بیان کرتے ہوئے لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے نفع بخش بنادے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر و عمر جنت کے درمیانی (ادھیڑ) عمر والے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔[۱] صحیح حدیث (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲) حضرت سعید بن زید ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔[۲] (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) حدیث صحیح (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت

---

[۱] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۹۰۴ پر حضرت ابو جحیفہ ﷛ کی روایت سے (۳۳۰/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۶۴ پر باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کلیہما میں، امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۱۰۰ پر حضرت ابو جحیفہ ﷛ کی روایت سے باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۷۰۰۲ پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی روایت سے (۴۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ ﷡ میں، و دیگر نے نقل کیا۔ **نوٹ**: اس حدیث میں مذکورہ صحابہ ﷡ کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔[۱] اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔[۲] اس حدیث کی ابنِ نجّار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے حضرت جابر ﷛ سے تخریج کیا۔

(۵) حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسے میں آپ سے ہوں اے ابو بکر، آپ میری امت کی شفاعت کریں گے۔[۳] اس حدیث کی تخریج ابنِ نجار نے کی۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے

---

[۱] اس حدیث کو امام ابنِ عبد البرؒ نے الاستیعاب میں (۴۰۱/۱) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۴۵۹/۸) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۱۷۸۲ پر (۴۳۷/۱) اور قزوینی نے التدوین فی اخبار قزوین (۱۶۴/۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

میری روح میرے جسم میں۔[۱] اسے ابنِ نجار نے تخریج کیا۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ سے۔[۲] (علیہما السلام) اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہتر ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔[۳] اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں تخریج کیا۔

(۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر بن خطاب جنتیوں کے چراغ ہیں۔[۴] اس حدیث کو ابو نُعیم نے فضائل الصحابہ میں تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس اپنے بھائی فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر مجھ سے ہیں اور میں عمر سے اور میرے بعد

---

[۱] اس حدیث کو علامہ علاؤالدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۱۱/ ۶۲۸)۔

[۲] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۱۱/ ۳۸۴)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۵/ ۲۰۷) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۵/ ۷۵) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۳ پر (۱/ ۴۳۸) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۵/ ۲۵۲) نقل کیا۔

[۴] اس حدیث کو امام ابن عدی نے الکامل میں (۴/ ۱۹۰)، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۴۲۶ پر (۱۲/ ۴۹)، ابو نُعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۶/ ۳۳۳)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۴۱۴۶ پر (۳/ ۵۵) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں باب عمر سراج اہل الجنۃ میں (۹/ ۷۴) نقل کیا۔

(اہلِ باطل کے خلاف) حق عمر کے ساتھ ہوگا جیسے بھی ہوں۔[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں روایت کیا۔

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا۔[۲] حدیث صحیح (ہے) اسے ترمذی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت ایوب بن موسیٰ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرما دیا ہے اور وہ فاروق ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرما دیا۔[۳] اس حدیث کو ابنِ سعد نے مرسلاً تخریج کیا۔

(۱۳) حضرت بلال ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل اور ان کی زبان پر حق جاری فرما دیا۔[۴] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر ﷛ جب اسلام

---

[۱] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں (۴/ ۱۵۰) اور ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۴/ ۱۷۴) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۲ پر باب فی مناقب عمر بن الخطاب ﷛ میں (۵/ ۶۱۷)، ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۸۹ پر ذکر اِثبات اللہ جل وعلا الحق علی قلب عمر ولسانہ میں (۱۵/ ۳۱۲) اور امام ابنِ ابی شیبہ نے اپنی مُصنَّف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۸۶ پر (۶/ ۳۱۲) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳/ ۲۷۰) نقل کیا۔

[۴] اس حدیث کو ابو سعید شاشی نے مسند الشاشی میں (۲/ ۳۷۷) تخریج کیا۔

لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مار کر تین مرتبہ فرمایا، اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ و بیماری دور فرما اور اسے ایمان سے بدل دے۔[1]

(۱۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔[2] اس حدیث کو ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے بعد میری امت میں بہترین ابو بکر و عمر ہیں۔[3] اس حدیث کو ابنِ عساکر نے یونہی حضرت علی و زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک ساتھ تخریج کیا۔

(۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل تھا میں نے کہا، یہ محل کس کا ہے، عرض کی گئی قریش کے ایک جوان کا، مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہوں، میں نے کہا، وہ کون ہے، عرض کی گئی عمر بن خطاب۔ تو (اے عمر) اگر مجھے آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا تو میں اس محل میں داخل ہو جاتا۔[4] (ایک روایت میں ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ پر میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ! کیا میں آپ سے غیرت کر سکتا ہوں)

---

[1] صحیح حدیث ہے، اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر:۴۴۹۲ پر (۳/۹۱)، امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر:۱۰۹۶ پر (۲/۲۰) اور مزی نے تہذیب الکمال میں (۲۱/۳۲۴) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے اپنی مُصنّف میں (۳/۴۴۸)، امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:۹۳۲ پر (۱/۱۱۵) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر:۹۹۲ پر (۱/۲۹۸) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو امام ابو جعفر طبری نے حدیث نمبر ۵۷۱ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا۔

[4] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۷۰۲۴ پر کتاب (۹۲) التعبیر، باب (۳۱) القصر فی المنام میں، امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۵۴ پر ذکر ﷺ قصر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الجنۃ الخ (۱/۲۵۰) میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:۱۲۰۶۵ پر (۳/۱۰۷) نقل کیا۔

(۱۸) حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں کچھ ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (یہ دعائے مغفرت حضرت صدیق اکبر پر کرم کے اظہار کے لئے ہے جیسے کہا جاتا ہے میرا بیٹا اللہ اسے بخشے بہت اچھا ہے (مرأۃ ازاشعہ))، پھر اسے عمر نے لیا تو وہ ان کے ہاتھ سے چرسا (یعنی بڑا ڈول) بن گیا (ڈول سے چرسا بن جانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت دور تک پہونچیں گی (بحوالہ مرأۃ)) میں نے کسی پہلوان کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح کھینچتا ہو (اس قوت سے پانی نکالنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ اتنے بڑے ملکوں کو فتح فرما کر ان کا انتظام سنبھال بھی لیں گے اور بڑی قوت و شوکت سے ان میں اسلام پھیلائیں گے کہ مشرق و مغرب میں آپ کی برکت سے اسلام پھیل جاوے گا (مرأۃ)) یہاں تک کہ لوگوں نے باڑا اختیار کر لیا (یعنی، لوگ خود بھی سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر لیا اس تعبیر میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس سیرابی کی ابتداء حضرت صدیق اکبر سے ہوگی اور تکمیل حضرت عمر فاروق پر (مرأۃ بحوالہ مرقات))۔[1] حدیث صحیح (ہے) اسے امام بخاری وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۳۶۸۲ پر کتاب (۶۲) فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب (۶) مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۱۹۔ (۲۳۹۳) پر کتاب (۴۴) فضائل الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب (۲) من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل کیا۔

گویا ایک ڈول آسمان سے اترا تو ابو بکر آئے اور انہوں نے اس ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کر تھوڑا سا پیا پھر عمر آئے اور اسے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر عثمان آئے اور اس کے منہ کو پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہو گئے پھر علی آئے ڈول کے منہ کو پکڑا اور کھینچا تو اس کی رسی کھل گئی اور ڈول سے اُن پر چھڑکاؤ ہو گیا۔[1] اس حدیث کو امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا تو میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے گوشت وجلد کے درمیان سے جاری ہونے لگی پھر میں نے بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کی تاویل کی اور عرض کی، یا نبیَّ اللہ!! یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تو آپ اس سے سیراب ہوئے اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو عطا فرمایا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آپ لوگوں نے صحیح جانا۔[2] حدیث صحیح (ہے) اسے امام حاکم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے فجر سے کچھ پہلے (خواب میں) دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے

---

[1] اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں (۲۱/۵) اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں حدیث نمبر: ۸۷۰ پر (۲۶۹/۵) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۶۹۶۵ پر (۲۳۱/۷) نقل کیا ہے۔

[2] اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۹۶ پر (۹۲/۳)، امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۱۹ پر (۲۵۳/۱) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۵۵ پر (۲۹۳/۱۲) نقل کیا۔

گئے ہیں، جہاں تک کنجیوں کا تعلق ہے تو وہ تو چابیاں ہی ہیں اور ترازو، تو وہ وہی ہیں جس سے وزن کیا جاتا ہے، پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں ان پر غالب رہا پھر ابو بکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عمر کو لایا گیا انہیں تولا گیا تو وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عثمان کو لایا گیا انہیں بھی میزان کے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ بھی میری امت پر غالب رہے پھر اس ترازو کو اُٹھا لیا گیا۔[1] اس کو امام احمد نے تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر کی رِضا پر راضی ہوا اور عمر اللہ تعالیٰ کی رِضا پر راضی ہوئے۔
اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا ابو جہل (عمرو) بن ہشام کے ذریعہ معزّز فرما۔
تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کی دُعا عمر بن خطاب (ؓ) کے حق میں قبول فرمائی اور ان کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور ادیانِ باطلہ کا قلع قمع ہوا۔[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں بسندِ صحیح تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۴۶۹ پر (۷۶/۲)، امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنّف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۳۵۲/۶) اور امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۸۵۰ پر (۲۶۷/۱) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۳۱۴ پر (۱۵۹/۱۰) نقل کیا اور اس میں ہے کہ آپ کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور بُت منہدم ہوئے۔

(۲۴) حضرت ابو بکر صدیق ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو شدّت وغلبہ عطا فرما۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب جمعہ دعا فرمائی، اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عَمرو بن ہشام کے ذریعہ عزّت عطا فرما، پس حضرت عمر (﷜) صبح اُٹھے تو اسلام قبول کرلیا۔[2] اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۶) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کی امت میں ایک یا دو شخص ایسے نہ ہوں جنہیں اِلہام ہوتا ہو اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔ بے شک عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہے۔[3] اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۲۷) حضرت عصمہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (لہٰذا جب حضرت عمر ﷜ نبی نہیں تو دوسرا کوئی نبوت کا

---

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۴۵۳ پر (۲۹۴/۶) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۶۲/۹) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۸۶۰ پر (۲۴۰/۲) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۱۳۷ پر (۶۶/۹)، ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳۳۵/۲) اور ابنِ ابی عاصم نے السنۃ میں حدیث نمبر: ۱۲۶۲ پر (۵۸۳/۲) نقل کیا۔

دعویٰ کیسے کرسکتا ہے)۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔[1]

(۲۸) حضرت ابو سعید خدری ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو رسول بنا کر بھیجتا تو ضرور عمر کو بھیجتا۔[2] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل ﷣ حاضر ہوئے، عرض کی، عمر کو سلام کہیے اور ان سے فرمایئے کہ ان کی رضامندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں، اور ان کا **غضب عزیز** ہے۔[3] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۰) حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے **شبِ عرفہ** اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر (اپنے شایانِ شان) عام طور پر فخر فرماتا ہے اور عمر پر خاص طور پر فخر فرمایا۔[4] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۸۶ پر حضرت عقبہ بن عامر ﷜ کی روایت سے (۶۱۹/۵)، امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عقبہ بن عامر ﷜ ہی سے حدیث نمبر: ۴۴۹۵ پر نقل کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (۹۲/۳)۔ ان کے علاوہ امام طبرانی نے یہ حدیث معجم کبیر میں انہی سے حدیث نمبر: ۸۲۲ پر (۲۹۸/۱۷) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضرت عصمہ ﷜ کی روایت سے (۶۸/۹) نقل کی۔

[2] اس حدیث کو ہیثمی نے طبرانی اوسط کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۶۸/۹) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے مُصنَّف میں حضرت سعید بن جُبیر ﷜ کی روایت سے مرفوعاً حدیث نمبر: ۳۲۰۱۹ پر (۳۵۹/۶) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابن عباس راوی از حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہم کی روایت حدیث نمبر: ۶۲۹۷ پر (۲۴۲/۶) نقل کیا۔

[4] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۱۸/۷)، ابن ابی عاصم نے السنۃ میں حدیث نمبر: ۱۲۷۳ پر (۵۸۶/۲) اور امام ابنِ حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر: ۴۸۲ پر (۵۱/۷) نقل کیا۔

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور تبسّم فرمایا، فرمایا اے ابنِ خطاب کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کی جانب دیکھ کر کیوں مسکرایا، عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بے شک اللہ ﷻ نے اہلِ عرفہ پر (اپنے شایانِ شان) فخر ومباہات فرمایا اور آپ پر خاص طور پر فخر ومباہات فرماتا۔[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۲) ام المؤمنین سیدہ حفصہ کی باندی (سدیسہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس دن سے عمر اسلام لائے ہیں اس دن سے شیطان ان کے سامنے جب بھی آیا، منہ کے بل گر پڑا۔[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۳) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک رات (خواب میں) میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس کالے اور مٹیالے رنگ کی بکریاں آئیں، پھر ابوبکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں ضُعف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضعف کو بخشے پھر عمر آئے تو ڈول بڑا ہو گیا تو انہوں نے حوض بھر دیئے، اور وادیاں سیراب کر دیں، میں نے کھینچنے میں عمر سے زیادہ طاقتور پہلوان نہیں دیکھا پس میں نے کالی بکری سے عرب اور مٹیالی

---

[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۱۴۳۰ پر (۱۸۲/۱۱) نقل کیا۔
[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۴۷۷ پر (۲۴/۳۰۵) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۳۶۹۳ پر (۲/۳۸۰) نقل کیا۔

سے عجم تاویل کیئے۔[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے بسندِ صحیح تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جبکہ ان پر سفید قمیض تھی، تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر! آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے، عرض کی، دھلی ہوئی۔ فرمایا، جدید پہنیئے محمود زندگی بسر کیجئے، اور شہادت کے درجہ پر فائز ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔[۲] اس حدیث کو بزّار نے تخریج کیا۔

(۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا، جب تک تم میں یہ (یعنی عمر) موجود ہیں، تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچ سکتا۔[۳] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۳۸۵۲ پر (۵/۴۵۵)، امام طبرانی نے الریاض النضرہ میں حدیث نمبر: ۲۳۰ پر (۱/۳۵۰) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں طبرانی سے نقل کیا۔ اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے (۹/۷۲)۔
[۲] اس حدیث کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بحوالہ بزّار (۹/۷۴) اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر سفید کپڑا دیکھا فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی بلکہ نئی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیا پہنیں، محمود جئیں اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں۔ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۲۷ پر حضرت سالم کی ان کے والد رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سفید قمیض دیکھی تو فرمایا، آپکی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی نہیں بلکہ دھلی ہوئی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، نیا پہنیے، محمود زندگی بسر کیجئے اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کو بھی یا رسول اللہ......!! (ﷺ) (۱۲/۲۸۳)۔
[۳] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۲۰۱۹ پر باب من اسمہ احمد میں نقل کیا۔

(۳۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے عمر سے بُغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے شبِ عرفہ (اپنے شایانِ شان) لوگوں پر عمومی فخر ومباہات فرمایا اور عمر پر خاص طور پر فخر ومباہات فرمایا۔ اور بے شک اس نے ہر نبی کو یوں ہی بھیجا ہے کہ اس کی امت میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے اِلْہام ہوتا ہے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ!! انہیں کیسے الہام ہوتا ہے؟ فرمایا، ان کی زبان پر فِرِشتے بولتے ہیں۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۳۷) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا، یہ مرد باطل کو پسند نہیں کرتے۔[2] اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۸) حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ فتنوں کا سدِ باب کریں گے۔ اور فرمایا، جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہیں تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک مضبوط دروازہ قائم رہے گا۔[3] اس حدیث کو امام طبرانی اور بزّار نے تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۷/۱۸) نقل کیا۔
[2] اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۳۴ پر (۱/۲۶۰)، ہیثمی نے طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۸/۱۱۸) اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۱/۴۶) نقل کیا۔
[3] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۳۲۱ پر (۹/۳۸) نقل کیا۔

میں وصال فرما جاؤں اور ابوبکر، عمر اور عثمان بھی وصال کر جائیں، تو اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مر جاؤ، تو مر جانا۔[1] اس حدیث کو ابونعیم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۴۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمار! میرے پاس ابھی جبریل آئے، تو میں نے کہا، اے جبریل، مجھے آسمان میں عمر بن خطاب کے فضائل بیان کیجئے! عرض کی، اے محمد!! اگر میں آپ کی خدمت میں عمر کے فضائل حضرت نوح (علیہ السلام) کے (ظاہری طور پر) اپنی قوم میں رہنے کے عرصہ ساڑھے نو سو برس تک بھی بیان کروں (یعنی اتنے برس تک بھی میں آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں فضائلِ عمر رضی اللہ عنہ بیان کروں) تو بھی مکمل نہ کر پاؤں گا۔ بے شک عمر تو ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔[2] اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں تخریج کیا۔

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۷/۸۳) نقل کیا۔
[2] اس حدیث کو امام ابویعلی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۶۰۳ پر (۳/۱۷۹) اور ہیثمی نے ابویعلی وطبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۹/۶۸) نقل کیا۔

خاتمہ

امام احمد و بزّار و طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر چار باتوں میں (خصوصی) فضیلت حاصل ہے، یومِ بدر آپ نے قیدیوں کے قتل کا حکم دیا تو اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: (ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا (کنزالایمان)) [الانفال: ۶۸/۸]

اور دوسری فضیلت پردہ کی رائے کے ساتھ کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو پردہ کے بارے میں کہا تو ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے ابنِ خطاب آپ ہم پر بھی حکم صادر کرتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھر نازل ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آیت (حجاب) نازل فرمائی، (ترجمہ: اور جب تم ان سے کوئی برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو (کنزالایمان)) [الاحزاب: ۵۳/۳۳]

اور نبی کریم ﷺ کی آپ کے حق میں دُعا، اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کی تائید فرما، اور چوتھی فضیلت آپ کی صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں رائے اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنا۔[1]

اور امام طبرانی نے تخریج کیا کہ حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ

[1] اسے بزار نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۷۴۸ پر (۱۵۶/۵) نقل کیا اور ہیثمی نے امام احمد، بزار اور طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں باب ما ورد لہ من الفضل من موافقتہ للقرآن ونحو ذلک میں (۶۷/۹) نقل کیا۔

حضرت اُمِ ایمن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن فرمایا، آج کے دن اسلام کمزور ہوگیا۔ اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے تخریج کیا کہ **عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام فتح تھا، اور آپ کی ہجرت مدد** اور آپ کی اَمارت رحمت، اللہ کی قسم **ہمیں اس وقت تک** بیت اللہ کے پاس نماز پڑھنے کی استطاعت نہ ہوئی کہ جب تک **عمر اسلام نہ لے آئے**[1] اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں استطاعت نہ ہوئی کہ ہم **ظاہری طور پر بیتِ** کعبہ (کو منہ کر کے) نماز پڑھیں (جب تک کہ عمر اسلام نہ لائے)۔[2]

[1] اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۲۰ پر (۱۶۵/۹) تخریج کیا۔

[2] اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۸۷ پر (۹۰/۳) تخریج کیا اور فرمایا، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور امام احمد نے اسے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۴۸۲ پر باب ومن فضائل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں (۳۳۵/۱) نقل کیا۔ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۰۶ پر (۱۶۲/۹) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں طبرانی کے حوالے سے (۶۲/۹۔۶۳) نقل کیا۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل شمار سے بڑھ کر اور ذکر سے بالاتر ہیں۔ بلاشبہ میرا (یعنی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا) ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے برکت حاصل کروں اور اُنہیں فائدہ پہنچاؤں جو آپ رضی اللہ عنہ کے بیشتر مناقب سے ناواقف اور اپنے امام رضی اللہ عنہ کے بعض محاسن سے نادان ہے۔

اور اللہ ہی نیک توفیق عطا فرمانے والا ہے اور اللہ ہی ہمیں کافی اور کیا ہی اچھا کارساز۔ اول و آخر ظاہر و باطن تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول و نبی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب اور مُحِبّین و لشکر پر درود و سلام نازل فرمائے آمین۔ اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اللہ کی حمد و مدد کے ساتھ کتاب عزیز اختتام کو پہنچی

اشخاص (اَعلام) کے اعتبار سے کتاب

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ ۔ اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کی فہرست

اشخاص (اعلام) کے اعتبار سے کتاب
الغرر فی فضائل عمرؓ - اربعین فاروق اعظمؓ
کی فہرست

خاتمۂ کتاب

در تذکرۂ خلیفۂ ثالث ورابع رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آپ کا نسب:

آپ کے نسب سے متعلق امام ابو نُعیم اصبہانی احمد بن **عبد اللہ بن احمد بن** اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶ھ۔۴۳۰ھ) صاحب ''حلیۃ الاولیاء'' **روایت** نقل فرماتے ہیں کہ زبیر بن بکار نے کہا کہ (آپ کا نسب) **عثمان بن عفان بن ابی** العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف **بن قصی ہے۔ قصی کا نام زید ہے۔ اور رسول** اللہ ﷺ کا نسب مطہر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی والدہ، اروی بنت کریز بن حبیب بن عبد شمس ہیں۔ اور ان کی (والدہ کی) والدہ (یعنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی) ام حکیم بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔

(معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲۰۵ (۱/۲۳۸)، مطبوعۃ: دار الوطن، الریاض سنۃ ۱۴۱۹ھ)

آپ کی خِلقت مبارکہ:

امام ابو نُعیم آپ رضی اللہ عنہ کی خِلقت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ میانہ قد، دقیق خوبصورت چہرے، باریک کھال کے ساتھ پتلے نتھنوں والی اُونچی ناک، گوشت کی کثرت والے جسم، بڑے کندھوں اور چوڑے شانوں کے حامل

تھے۔(معرفۃ الصحابۃ ﷺ، (۱/ ۲۴۰))

امام ابو نُعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا، میں نے (امیر المؤمنین) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بروز جمعہ برسرِ منبر دیکھا کہ آپ پر عدنی موٹے کپڑے کی اِزار تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور مشق (سرخ مٹی) سے رنگی کوفی چادر زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ آپ کثیر گوشت، طویل داڑھی اور خوبصورت چہرے کے حامل تھے۔(معرفۃ الصحابۃ ﷺ، رقم الحدیث:۲۰۷ (۱/۲۴۱))

اور ابن ابی الزناد رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ نہ زیادہ طویل القامہ تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے حامل (یعنی، آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) خوبصورت چہرے والے، پتلی اونچی ناک، بڑی داڑھی، گندمی رنگ، بڑی ہڈیوں، چوڑے شانے اور سر کے گھنے بالوں کے حامل تھے۔(معرفۃ الصحابۃ ﷺ، رقم الحدیث:۲۰۹ (۱/۲۴۳))

حضرت عبداللہ بن حزم مازنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، پس میں نے آپ سے بڑھ کر حسین نہ کسی مرد کو دیکھا اور نہ کسی عورت کو۔

دو قبلوں کو نماز پڑھنے والے اور دو ہجرتوں کے حامل:

حضرت عبید اللہ بن عدی بن الخیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی، اے امیر المؤمنین! کیا آپ ان میں سے نہیں جنہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی، اور دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری پائی (یعنی، آپ ﷺ کی لختِ

جگر آپ کے نکاح میں آئیں)؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ایسا ہی ہے جیسا آپ نے کہا، میں انہیں سے ہوں جنہوں نے دونوں قبلوں کی سمت نماز ادا کی اور رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو وہ مجھ سے راضی تھے۔ یوں ہی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے دو ہجرتیں کیں۔(معرفۃ الصحابۃ ﷺ، رقم الحدیث:۲۲۰ (۱/۲۵۶))

ذُوالنُّورَین (دو نور والے):

حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حسین بن علی جعفی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد نے فرمایا، بیٹا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام ذوالنورین کیوں رکھا گیا؟ کیونکہ آدم علیہ السلام سے تا قِیامِ قِیامت کسی نبی کی دو بیٹیاں کسی (ایک) شخص کے نکاح میں نہ آئیں سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (کہ آپ کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی دو شہزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں)۔
(معرفۃ الصحابۃ ﷺ، رقم الحدیث:۲۲۳ (۱/۲۵۹))

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا تو فرمایا، آپ وہ ذیشان ہیں کہ جنہیں مقرّب فِرشتوں میں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے، آپ، رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیوں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کی وجہ سے آپ ﷺ کے قرابت دار (خَتَن) ہیں اور آپ کی خاطر نبی کریم ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ (معرفۃ الصحابۃ ﷺ، رقم الحدیث:۲۲۴ (۱/۲۶۰))

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل:

امام ابو نُعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حکم بن ہشام ثقفی سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، عثمان ﷺ اچھوں میں اچھے اور نیکوں کے امام تھے۔

(معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٥٢ (٢٨٩/١))

امام قرطبی متوفی ۶۷۱ھ اپنی تفسیر میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں پس تو بھی راضی ہو۔

(تفسیر القرطبی ۳۰۶/۳)

اور امام ابو نُعیم "حلیۃ الاولیاء" میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، عثمان میری امّت کے حیادار اور معزّز ہیں۔

اور امام ترمذی حضرت طلحہ بن عبید اللہ ﷺ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی۔ یعنی جنت میں۔ عثمان ہیں۔

(سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب (١٩) في مناقب عثمان بن عفان ﷺ، رقم الحديث: ٣٦٩٨، ٤/٤٦٢، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت)

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے تو آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ ترک فرماتے نہیں دیکھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ شخص عثمان سے بُغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن الترمذي، المرجع السابق، رقم الحديث: ٣٧٠٩)

آپ کی عمر مبارک اور مدّتِ خلافت:

امام ابو نُعیم فرماتے ہیں کہ آپ کی عمر میں اختلاف ہے، ایک قول کے

مطابق نوّے (۹۰) برس، اور اٹھاسی (۸۸) برس بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی مدّتِ خلافت بارہ (۱۲) برس تھی اور ایک قول کے مطابق آپ بارہ برس میں بارہ روز کم منصبِ خلافت پر فائز رہے۔

اور حضرت مِسوَر بن مَخرَمہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ کی خلافت بارہ برس رہی (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٣٠)

حضرت قتادہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ جب شہید کئے گئے تو ان کی عمر نوّے یا اٹھاسی برس تھی۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٢٥)

اور حضرت قتادہ ﷺ ہی سے ایک روایت چھیاسی (۸۶) برس کی بھی منقول ہے۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٢٦)

اور حضرت زبیر بن بکار ﷺ کی روایت کے مطابق آپ کی عمر بیاسی (۸۲) برس تھی۔ (معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٢٧)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض سے آپ کی عمر مبارک بیاسی برس (۸۲)، بعض سے اکیاسی (۸۱)، بعض سے چھیاسی (۸۶)، بعض سے نواسی (۸۹) جبکہ بعض سے نوّے (۹۰) برس مروی ہے۔ (تاريخ الخلفاء)

آپ کی شہادت اور تدفین:

حضرت زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ بروزِ جمعہ بیاسی (۸۲) برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ جبکہ آپ روزہ سے تھے۔

(معرفة الصحابة ﷺ، رقم الحديث: ٢٢٧)

اور شعبی ﷺ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ عید الاضحیٰ کے تین دن بعد یومِ

تشریق کو شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ؓ، رقم الحدیث:۲۲۸)

اور ابو عثمان کی روایت کے مطابق آپ ایام تشریق کے درمیانہ دن شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ؓ، رقم الحدیث:۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل ؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ پنتیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة ؓ، رقم الحدیث:۲۳۲)

اور حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر ؓ کی روایت ہے کہ آپ پنتیس (۳۵) سن ہجری میں حاجیوں کی (واپس) روانگی کے وقت شہید کئے گئے۔

اور یحییٰ بن بکیر نے فرمایا، حضرت عثمان ؓ بروز جمعہ، جب ذوالحجہ کے اٹھارہ دن باقی تھے (یعنی تقریباً ۱۲ ذوالحجہ کو) پنتیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھاسی (۸۸) برس تھی۔ (معرفة الصحابة ؓ، رقم الحدیث:۲۳۴)

امام ابونُعیم فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے، کہا گیا کہ آپ کو مصر کے اسود تجیبی (ت ج ی ب ی) نے قتل کیا، اور کہا گیا کہ مصر کے جبلہ بن الایہم نے۔ اور کہا گیا محمد بن ابی بکر نے پہلے چھرا مارا پھر تجیبی اور محمد بن ابی حذیفہ نے اس ناپاک فعل کے ارتکاب کی تکمیل کی اور اپنی تلواروں سے مارا یہاں تک کہ آپ کے جسمِ اقدس میں تلواریں داخل کر دیں جبکہ حضرت عثمان ؓ اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بوقتِ شہادت آپ کے خون کے قطرے آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾ [البقرة:۲/۱۳۷] (ترجمہ: تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کریگا) پر گرے۔ اور آپ کو ہفتہ کی شب تاروں کی جھنڈ میں بقیع شریف میں سپردِ خاک کیا گیا۔

(معرفة الصحابة ؓ، رقم الحدیث:۲۶۱)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سے ان کے قاتل کے بارے میں استفسار فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں نہیں پہچانتی مگر وہ دو آدمی تھے جن کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے اور مکمل تذکرہ کیا۔ حضرت علی ؓ نے محمد بن ابی بکر کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے عرض کی، حضرت عثمان ؓ کی زوجہ محترمہ سچ کہتی ہیں، گھر میں پہلے میں داخل ہوا تھا اور میں آپ کو قتل بھی کرنا چاہتا تھا مگر جب آپ ؓ نے میرے والد (صدیقِ اکبر ؓ) کا ذکر کیا تو میں باز آیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کی۔ خدا کی قسم میں نے نہ ہی انہیں پکڑا اور نہ قتل کیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہاں تک تو یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر ان دونوں کو یہی لائے تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

ابنِ عساکر نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کنانہ کی روایت سے نقل کیا کہ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان کا قاتل وہ مصری شخص تھا جو سرخ رنگت اور نیلی آنکھوں والا تھا اور اس کا نام حمار تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

امیر المؤمنین خلیفۂ رابع حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آپ کا نسب:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ آپ ؓ کا نسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب رکھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے۔ یہ سب سے پہلے اسلام لائیں اور ہجرت کی۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی خِلقت:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ لحیم شحیم، کشادہ پیشانی والے، زیادہ بالوں والے، میانہ قد و بڑے پیٹ کے حامل تھے، اور آپکی داڑھی بڑی تھی جو آپ کے سینہ مبارک کو یوں ڈھک دیتی کہ گویا روئی ہو اور آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کا قبولِ اسلام:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابویعلی نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت (یعنی، نبوت کی تاج پوشی) بروز پیر ہوئی اور میں منگل کے روز اسلام لایا۔ آپ کے اسلام لاتے وقت آپ کی عمر مبارک دس برس تھی اور نو (۹) اور آٹھ (۸) بھی کہا گیا

نیز اس کم عمر کے اقوال بھی منقول ہیں۔

امام حسن بن زید بن حسن نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ نے کم سنی میں بھی کبھی بت پرستی نہ کی۔ اس حدیث کو ابنِ سعد نے (الطبقات الکبریٰ میں) تخریج فرمایا۔

جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنے بعد کچھ روز مکہ میں قیام فرمانے کا حکم صادر فرمایا تا کہ (لوگوں کی) وہ تمام امانتیں لوٹا دیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں اور پھر اپنے اہلِ خانہ سے (مدینہ منورہ میں) آملیں تو آپ ؓ نے یوں ہی کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی کنیت:

امام بخاری نے "الادب المفرد" میں حضرت سہل بن سعد سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ کے نزدیک اپنے ناموں سے سب سے زیادہ پسندیدہ ابوتراب کی کنیت تھی اور آپ اسی سے پکارے جانے سے خوش ہوتے۔ آپ کی یہ کنیت نبی کریم ﷺ نے اس وقت رکھی جب سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے غضب فرمایا تو آپ باہر تشریف لے آئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگائے لیٹ گئے تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ ؓ کی پیٹھ مبارک پر گرد لگ گئی تھی تو نبی کریم ﷺ آپ ؓ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اٹھ بیٹھئے اے ابوتراب!!۔ (تاریخ الخلفاء)

غزوات میں شرکت:

آپ ؓ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور تمام غزوات میں شریک رہے سوائے غزوۂ تبوک کے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں

ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور آپ ﷺ کے تمام غزوات میں شرکت کی احادیث و آثار مشہور ہیں۔ غزوۂ اُحد میں آپ کو سولہ زخم آئے۔ اور بخاری و مسلم سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی میں آپ کو پرچمِ اسلام عطا فرمایا اور غیب دان نبی ﷺ نے یہ مژدہ عطا فرمایا کہ خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا (اور یونہی ہوا، اور کیوں نہ ہو کہ خبرِ صادق و مصدوق ﷺ ہے) نیز حضرت علی ﷺ کی جنگوں میں شجاعت و بہادری کے کارنامے مشہور ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

پہلوانِ مدینہ:

امام ابنِ عساکر کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ جنگِ خیبر کے دن حضرت علی مرتضیٰ ﷺ نے بابِ خیبر کو اپنی پیٹھ مبارک پر اُٹھا لیا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے اور فتح یاب ہوئے۔ بعد ازاں اس دروازے کو (جسے مولیٰ علی ﷺ نے تنہا اُٹھایا تھا) چالیس مردوں نے مل کر اُٹھایا۔ (تاریخ الخلفاء)

روایاتِ احادیث اور مولیٰ علی ﷺ:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ سے نبی کریم ﷺ کی پانچ سو چھیاسی (۵۸۶) احادیث مروی ہیں۔

آپ ﷺ سے آپ کے تینوں صاحبزادوں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا محمد بن الحنیفہ رضی اللہ عنہم نے اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابو سعید، حضرت زید بن ارقم، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت

ابو اُمامہ باہلی، حضرت ابو ہریرہ و دیگر صحابۂ کرام و تابعینِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث روایت کیں۔ (تاریخ الخلفاء)

فضائلِ حضرت علی ﷺ:

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، فرمایا، میں جس کا مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (سنن الترمذي: ۳۷۱۳)

حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے فرمایا، (اے علی) آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔
(سنن الترمذي: ۳۷۱٦)

حضرت مساور حِمیَری ﷺ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے انہیں یہ فرماتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے، علی سے منافق محبت نہیں کرتا، اور مومن بُغض نہیں رکھتا۔ (سنن الترمذي: ۳۷۱۷م)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مؤاخات فرما دیں (یعنی ایک کو ایک کا بھائی بنا دیا) تو حضرت علی ﷺ، اشک دیدہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ میں مؤاخات فرما دیں جبکہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے علی!) آپ تو دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

(سنن الترمذي: ۳۷۲۰)

آپ ؓ کی شہادت:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی بروزِ جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (بمطابق ۲۵ جنوری ۶۶۱ء) کو صبح بیدار ہوئے تو اپنے صاحبزادہ حضرت حسن ؓ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور شکایت عرض کی کہ امت نے میرے ساتھ کج روی و بے جا کر رکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے خلاف دعا فرما دیں! لہٰذا میں نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی، اے اللہ مجھے ان کے بجائے اچھے لوگوں کے ساتھ کردے۔ اور ان پر برا شخص مقرر فرما۔ اسی دوران مؤذن ابن الذباح حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، الصلوٰۃ !! (یعنی، نماز!!) تو حضرت علی ؓ بھی دروازہ سے صدائے مدینہ لگاتے ہوئے نکلے کہ اے لوگو! نماز نماز!!...... کہ اچانک ابنِ مُلجم آگیا اور آپ پر تلوار سے وار کیا۔ تلوار آپ کی مقدس پیشانی پر لگی اور گردن کے قریب جا کر دماغ میں ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ہر طرف سے ابنِ ملجم کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد حضرت علی ؓ بروزِ جمعہ و ہفتہ حیات رہے اور اتوار کی شب جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ نے غسل دیا اور امام حسن ؓ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو دار الامارت، کوفہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اور ابنِ ملجم کے دونوں ہاتھ کاٹ کر ایک ٹوکرے میں بند کر کے اسے جلا دیا گیا۔

(تاریخ الخلفاء)

آپ ؓ کے چند زریں فرمودات:

☆ لوگو! تم باہم شہد کی مکھیوں کی مثل ہو جاؤ، اگرچہ دوسرے پرندے انہیں کمزور وحقیر جانتے ہیں لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں اللہ نے بڑی برکت رکھی ہے تو وہ کبھی انہیں حقیر نہ جانتے۔

☆ اے قرآن سیکھنے والو! احکامِ قرآنی پر عمل کرو عالم وہی ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرے، علم کو عمل کی موافقت میں پورا اُتارے، یعنی علم و عمل دونوں موافق ہو جائیں۔

☆ توفیقِ الٰہی بہترین رہبر ہے، خوش اخلاقی بہترین دوست ہے، عقل وشعور بہترین ساتھی ہے، ادب بہترین میراث ہے، اور غم تکبر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

☆ رنج ومصیبت بھی ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عقلمند کو چاہئے کہ مصیبت کی حالت میں صبر کرے تاکہ مصیبت اپنی مدّت پر جاتی رہے ورنہ اختتامِ مدت سے قبل مصیبت کے دفیعہ کی کوشش مصیبت کو اور بڑھاتی ہے۔

☆ بغیر مانگے کچھ دینا سخاوت ہے اور مانگنے والے کو دینا بخشش ہے۔

☆ گناہوں کی دنیوی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی ظاہر ہوتی ہے، روزگار میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، لذّت میں قلت واقع ہو جاتی ہے اور حلال کی خواہش اسی شخص میں پائی جاسکتی ہے جو حرام کمائی چھوڑ دینے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

☆ ابنِ ملجم کے زخمی کرنے کے بعد حضرت حسن ؓ بارگاہِ علی ؓ میں اشک دیدہ حاضر ہوئے تو حضرت علی ؓ نے اپنے لختِ جگر سے فرمایا، بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا: (۱) سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے، (۲) سب سے زیادہ افلاس

محتاجی، بیوقوفی وحماقت ہے، (۳) سب سے زیادہ وحشت وگھبراہٹ، تکبّر ہے، (۴) سب سے زیادہ بزرگی وکرم، خوش اَخلاق اور اچھا کردار ہے۔

بیٹا!......ان چار چیزوں سے ہمیشہ بچنا: (۵) بےوقوف کی دوستی سے، اگرچہ وہ نفع پہونچانا چاہتا ہے لیکن آخر کار اس سے تکلیف ہی پہنچتی ہے، (۶) جھوٹے ساتھی سے، کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کردیتا ہے، (۷) کنجوس کے ساتھ سے، اس لئے کہ کنجوس تم سے ان چیزوں کو چھڑا دیتا ہے جن کی تمہیں سخت ضرورت ہو اور (۸) فاجر (گنہگار) کی دوستی سے، اس لئے کہ وہ تمہیں تھوڑی چیز کے عوض فروخت کرڈالے گا۔

☆ زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

☆ محبت دور کے خاندان والے کو قریب کردیتی ہے اور عداوت خاندان کے قریبی رشتہ دار کو دور ہٹادیتی ہے۔ ہاتھ جسم سے بہت زیادہ قریب ہے مگر گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے اور آخر کار داغ دیا جاتا ہے۔

☆ یہ پانچ باتیں یاد رکھو: (۱) کوئی شخص گناہ کے سوائے کسی سے خوفزدہ نہ ہو، (۲) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی امیدیں وابستہ رکھو، (۳) کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو، (۴) عالم کو کسی مسئلہ کی دریافت پر جبکہ وہ اس مسئلہ سے ناواقف ہو، جواباً یہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں اور (۵) صبر وایمان کی مثال سر اور جسم کی سی ہے جب صبر جاتا ہے تو ایمان بھی رخصت ہوجاتا ہے اسی طرح جب سر جدا ہوگیا تو جسم کی قوت بھی بالکل ختم ہوجاتی ہے۔

☆ جب مجھ سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت مجھے خوب راحت پہنچتی ہے اور میرا یہ جواب خود مجھے بہت پسند ومرغوب ہے۔

☆ لوگوں میں عدل وانصاف کرنے والے پر واجب ہے کہ جو دوسروں کے لئے پسند کرے وہی اپنے لئے پسند کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ أَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهٖ أَعْلَمُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِينٍ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِينَ وَعَلٰى عُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ وَصُلَحَائِهٖ الْمُطَهَّرِينَ خُصُوصًا عَلٰى شَيْخِي أَمِيرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَمُصْلِحِ الْمُسْلِمِينَ

وَعَلٰى أَسَاتِذَتِي الْأَكْرَمِينَ وَعَلٰى وَالِدَيَّ أَجْمَعِينَ

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِجَاهِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ (ﷺ)

عبده عَزَّوَجَلَّ وعبد رسوله ﷺ

محمّد فرحان القادري الرضوي العطاري عُفِيَ عَنْهُ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

١ـ المصنَّف — للإمام أبي بكر عبد الرزاق بن همّام بن نافع الصنعاني المتوفى ٢١١هـ

٢ـ الطبقات الكبرىٰ — للإمام أبو عبد اللّٰه محمد بن سعد بن منيع البصري المتوفى ٢٣٠هـ

٣ـ المُصَنَّف — للإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبلسي المتوفى ٢٣٥هـ

٤ـ المسند — للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ

٥ـ فضائل الصحابة — للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ

٦ـ مسند عبد بن حميد — للإمام أبي محمد عبد بن حميد بن نصر الكسي المتوفى ٢٤٩هـ

٧ـ صحيح البخاري — للإمام أبي عبد اللّٰهِ محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ٢٥٦هـ

٨ـ التاريخ الكبير — للإمام أبي عبد اللّٰهِ محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ٢٥٦هـ

٩ـ صحيح مسلم — للإمام أبي الحسن مسلم بن الحجاج القُشيري النيسابوري المتوفى ٢٦١هـ

١٠ـ سنن ابن ماجه — للإمام أبي عبد اللّٰه محمد بن يزيد القزويني المتوفى ٢٧٥هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

١١ـ سنن أبي داود — للإمام أبي داود سليمان بن أشعث السجستاني الأزدي المتوفى ٢٧٥هـ

١٢ـ نوادر الأصول في أحاديث الرسول — للإمام أبي عبد اللّٰه محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي المتوفى ٢٧٩هـ

١٣ـ السنة — للإمام عمرو بن أبي عاصم الضحاك الشيباني المتوفى ٢٨٧هـ

١٤ـ تاريخ واسط — للإمام أسلم بن سهل الرزاز الواسطي المتوفى ٢٩٢هـ

١٥ـ مسند البزار — للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق المتوفى ٢٩٢هـ

١٦ـ سنن الترمذي — للإمام أبي عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سورة الترمذي المتوفى ٢٩٧هـ

١٧ـ مسند أبي يعلىٰ — للإمام أبي يعلىٰ أحمد بن علي بن المثنى الموصلي التميمي المتوفى ٣٠٧هـ

١٨ـ مسند الشاشي — للإمام أبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي المتوفى ٣٣٥هـ

١٩ـ من حديث خيثمة — للإمام خيثمة بن سليمان القرشي المتوفى ٣٤٣هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

٢٠ـ صحيح ابن حبان للإمام أبي حاتم محمد بن حبان بن أحمد التميمي البستي المتوفى ٣٥٤هـ

٢١ـ المعجم الأوسط للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٢ـ المعجم الكبير للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٣ـ مسند الشاميين للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٤ـ الكامل للإمام أبي أحمد عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمد الجرجاني المتوفى ٣٦٥هـ

٢٥ـ المستدرك على الصحيحين للإمام أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى ٤٠٥هـ

٢٦ـ حلية الأولياء للإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني المتوفى ٤٣٠هـ

٢٧ـ الاستيعاب للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر النمري المتوفى ٤٦٣هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

٢٨ـ تاريخ بغداد للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي المتوفى ٤٦٣هـ

٢٩ـ موضع أوهام الجمع والتفريق للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي المتوفى ٤٦٣هـ

٣٠ـ السنن الكبرىٰ للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي المتوفى ٤٨٥هـ

٣١ـ الفردوس بمأثور الخطاب للعلامة أبي شجاع شيرويه بن شهرداد بن شيرويه الديلمي الهمداني المتوفى ٥٠٩هـ

٣٢ـ العلل المتناهية للعلامة عبد الرحمٰن بن علي بن الجوزي المتوفى ٥٩٧هـ

٣٣ـ التدوين في أخبار قزوين للعلامة عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني المتوفى ٥٩٧هـ

٣٤ـ الرياض النضرة للإمام أبي جعفر أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المتوفى ٦٩٤هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستفادہ کیا گیا

٣٥۔ تهذيب الكمال للإمام أبي الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمٰن المزي المتوفى ٧٤٢هـ

٣٦۔ ميزان الاعتدال للعلامة شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي المتوفى ٧٤٨هـ

٣٧۔ مجمع الزوائد للإمام علي بن أبي بكر الهيتمي المتوفى ٨٠٧هـ

٣٨۔ لسان الميزان للعلامة أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي المتوفى ٨٥٢هـ

٣٩۔ كنز العمال للعلامة علاؤ الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى ٩٧٥هـ

٤٠۔ كشف الخفاء للإمام إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي المتوفى ١١٦٢هـ